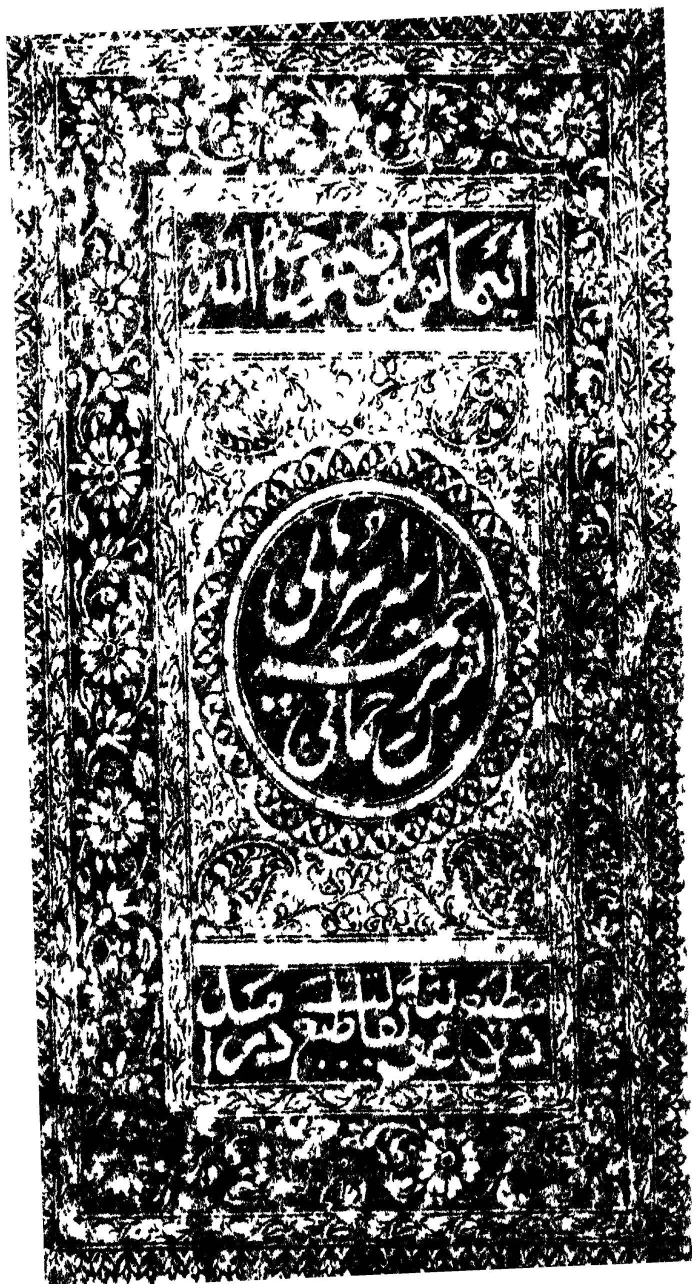





الحمد لله الاحد الصمد الذی اظهر من صور اسماء
الالهیة حقایق الکونیة واعیان الممکنات وتنزل
وتجلی بانواع التجلیات والصلوة الطیبات والتحیات
الزاکیات علی قائل من رآنی فقد رأی الحق فهو مظهر
جامع لجمیع الاسماء والصفات وعلی آله المقتدین
واصحابه المهتدین الذین من اقتدی بهم اهتدی
الی سبیل النجاة صلوة الله وسلامه علیهم اجمعین
امابعد فقیر الراجی الی رحمة الله الباری شاه سیف الله القادری
الشطاری المصنفه اللهی سے کہتا ہے کہ ایک روز جناب شیخ
مقتدائی وکعبهٔ دین وایمان سلطان [illegible]

ولی النعمۃ الدین مرشدی ومولائی وملجائی [illegible] پیر دستگیر [illegible]
حضرت سید شاہ برہان الدین حسینی [illegible] القادری الچشتی [illegible]
مد ظلہ العالی تا سایہ المریدین مستشدین [illegible] الی ابد [illegible] ارشاد [illegible]
ترکتاب تفسیر رحمانی تصنیف [illegible] [illegible] الو [illegible]
پر [illegible] حضرت [illegible] [illegible] [illegible]
کی [illegible] ترجمہ کرنا [illegible] [illegible] [illegible]
بموجب [illegible] واجب الاذعان حضرت پیر [illegible] شاہ رمضان المبارک
۱۲۹۰ ہجری [illegible] ترجمہ تفسیر رحمانی نام رکھا امید
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] والتوفیق [illegible]




حمد خداوند ت کی زبانوں کی کرسیوں پر وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ
سِین کے ساتھ جلوہ گر ہو اور شاہد کو سرا داری کے جبیسے شیشیوں
سے عروس نمو اظہار حُبِّ الٰہی سے غیب کے خلوت خانہ میں شاہد
ذات ایک کے کرشمے کو نظر اجمالی پایا اور ایسا شکر جو بندوں
و ان کے خوانوں میں ہے اِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ کا مزید ہو کر
ظاہر ہوا نعمت دینے والے کے لائق ہے جسنے ابر یا صین فیض
سے باران تجلیات آیات الٰہی ریاض علم پر برسا کے ریاحین حقایق
کو بحکم لَا تُؤْتُوْا اعطا کل ذی حق حقہ کے ظاہر ہونے کی
استعداد بخشی جواہر فصوص الکہات کے اور ان میں خلوت خانہ
لامکان کے تماشا ہوں کے منتشر ہوا خلایق کے دلوں کا ... رکھے

جسکی چمک ہے اولیا کو تحفے تحیات بسیار دیسیار کیے اور شرف سے
ہر ذرہ کونین کے جناب مین قبول ہون کہ جسکے انعام عامسے موجودات کے
لشکر عدم کے گڑھے سے امکانکے میدان مین جولانی مین آئے درود اللہ کا
اونپر اور اونکے تمام آل اصحاب پر اما بعد کہتا ہے بندہ ضعیف
نحیف رجوع لانیوالا طرف اپنے پروردگار ودود کے شیخ موسی
بن داود بخشے اللہ گناہ دونون اونکے اپنے احسان اور کمال کرم سے کہ باعث
اس خلاصہ مطالب علوم دینی کا کہ معرفت ربانی ہے یہہ ہے کہ بعضے عزیز دوست
اور خاص خلیفون اور پاک اعتقاد مریدون نے خدمت فیض رسان مین صاحبزادہ
دین و دنیا کے نام مبارک اونکا سید علی محمد سے عرض کی کہ ہمکو بقدر کامل
عقل اور پوری سمجھ نہین کہ دقیق مضامین بزرگون کے دلکا تسلی ہو اور اونکی
کتابون سے یقین کی تصدیق حاصل کرین امید کہ حضرت پیر دستگیر کی جناب مین
ایک رسالہ لکھنے کیلئے عرض فرماوین تا کہ سلوک معرفت راہ الہی کا آسان
ہو جاوے اور اوسکے فیض سے کامل افاضہ حاصل [illegible] جنت
ولایت اور اوس خلاصہ نتایج ہدایت خلافت التماس کو قبول کرکے
درگاہ مین قبلہ زمین و زمان کعبہ دین و ایمان کے جو مظہر تجلیات ربانی
کے اور محرم مین اسرار سبحانی کے زینت اصحاب شریعت کے رونق ارباب
طریقت کے بانی مبانی حقایق کے کھولنے والے اشارات دقیق کے

ہدایت دینے والے شاہراہ جبروت کے نہایت عرصۂ لاہوت کے بادشاہ

عارفون کے قبلہ محققون کے دلیل و مرصاحون کے حضرت پیر دستگیر سلطان

سید عبد الرحمن الحسینی القادری ہمیشہ رہے اللہ تعالی کی رحمتین اونکی نام پر مریدون

کی ہدایت چاہنے والون پر او سایہ گستر رکھے اونکو قیامت تک تمام

اہل عرفان کی رہنما [illegible] ایسا رسالہ جو جامع ہو تمام مراتب نزول ذات کا

سالکون [illegible] صفات [illegible] اور تمام منازل سلوک کا [illegible] سلب نفی

[illegible] اونکے [illegible] سے طالبان اور مریدون کے

نہایت اہل [illegible] ہوئے جو پاس خاطر اپنے عزیز جگر گوشہ سلطان

سے [illegible] تو اوس التماس کو قبول فرمایا بعد اوسکے بندہ کمترین کمال

نوازش و نہایت کرم و مہربانی سے حکم فرمایا کہ کاغذ او قلمدان لاو جو کچھ میری

خاطر [illegible] میں آتا ہے اوسکو لکھ لے اسلیے اس رسالہ کا جو سعادت

دوجہانی کا ثمرہ لانیوالا ہے [illegible] نام رکھا گیا اور یہ بندہ حاضر بگوش حکم

والا کا [illegible] ہو کر دہین بیٹھا اور منتظر امر عالی کا ہوا پس [illegible]

حضرت [illegible] فرماتے گئے کہ یہان بیٹھو اور لکھو [illegible]

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاننا چاہیے کہ ذات حق سبحانہ کی ذات بحت محض ہے اور اوس ہستی کو

نہ سا اعتبار تعین کے اور نہ سا اعتبار لاتعین کے غیب ہوتی ہے

اور ذات تعین غیب ہویت کو ساتھ ملاحظہ علم کے تعین اول کہتے ہیں اور یہی ہے
اول مرتبہ وحدت اور محض قابلیت ہی اور یہ مبدء ہی تمام مراتب کا اور سب مرتبوں
کی تمام تعینات اور تقیدات سے کہ اسکو ہیچ … بشرط کہتے ہیں کیونکہ یہ
… کو … مرتبہ … ہی اسی سبب سے حبیب حق نے اپنی حقیقت
… جو کہ فرمایا کہ ما عرفناک حق … اس …
… الغیب تھی جو … نہیں کھلتی … سب
… اور … ہی معرفت ذات … صفات یا
… محال ہی ایسے غیب ہویت … کہتے ہیں
… ذات … کے … یہ … ذات …
… منقطع الاشارات ہی … وحدت …
… کہتے ہیں کہ حب ذاتی ہی اگر …
… حقیقت سے موصوف ہوں اور … حقیقت محمدیہ کہتے ہیں
… اور … محمد صلی اللہ علیہ وسلم … اگر … علیہ الصلوۃ والسلام ظہور نہوتا تو
موجودات کو کوئی ایک وجود … نہوتا اسی سبب سے حبیب حق نے فرمایا ہی
کہ لولاک لما خلقت الافلاک یا لولاک لما اظہرت ربوبیتی
اور ایسا ہی اگر حقیقت محمدی نہوتی تو ذات باعتبار … عابد و معبود کے
درمیان کچھ تمیز نہوتی کیونکہ تمیز … صفات باعتبار صفات کے محال ہی




حمد جو کائنات کی زبانوں کی کرسیوں پر وَاِن مِن شَیءٍ اِلّا یُسَبِّحُ بِحَمدِہ

کے مضمون کے ساتھ جلوہ گر ہوا اوس شاہد کو سزاوار ہی کہ جسنے شیونات

کے عروس کو اظہار حُبّ ذاتی سے غیب کے خلوت خانہ مین شاہد

ذاکر ہر ایک کے کرشمے کو نظر اجمالی پالیا اور ایسا شکر جو بندون کے

دلون کے خوانون مین ہدیہ لَئِن شَکَرتُم لَاَزِیدَنَّکُم کا ہو چند ہو کر

ظاہر ہوا اوس نعمت دینے والے کے لائق ہے جسنے ابر رحمت فیض

اوس باران تجلیات آیات الٰہی کو ریاض علمی پر برسا کے ریاحین حقایق

کون کو بحکم لَاَلُوهِیَّۃ اَعطٰی کُلَّ ذِی حَقٍّ حَقَّہٗ کے ظاہر ہونے کی

استعداد بخشی اور جواہر مشکوٰۃ نکہات کے اوس زمین خلوت خانہ

لامکان کے نثار ہون کہ منتشر ہوا خلایق کے روحون کا اوسکے روح

جنکی جناب سے اولیا کو تحفے تحیات بسیار دلپسند پہنچے اور شمسہ
سر بر زدہ کونین کے جناب مین قبول ہون کہ جسکے انعام عام سے موجودات
لشکر عدم کے گرتے سے امکان کے میدان مین جولانی مین آئے درود اللہ کا
اونپر اور اونکے تمام آل اصحاب پر **اما بعد** کہتا ہے بندہ ضعیف
نحیف رجوع لانیوالا طرف اپنے پروردگار ودود کے شیخ موسی
بن داود بخشے اللہ گناہ دونون اونکے اپنے احسان اور کمال کرم سے کہ باعث
اس خلاصہ مطالب علوم دینی کا کہ معرفت ربانی ہے یہہ ہے کہ بعضے عزیز
اور خاص خلیفون اور پاک اعتقاد مریدون نے خدمت فیض رسان مین صاحبزادہ
دین و دنیا کے نام مبارک اونکا سید علی محمد سے عرض کی کہ ہمکو بقدر کمال
عقل اور پوری سمجھ نہین کہ دقیق مضامین بزرگون کے دلکو تسلی ہو اور انکی
کتابون سے یقین کی تصدیق حاصل کرین امید کہ حضرت پیر دستگیر کی جناب
ایک رسالہ لکھنے کیلئے عرض فرمائین تاکہ سلوک معرفت راہ الہی کا آسان
ہو جاوے اور اسکے فیض سے کامل فایدہ حاصل کیجئے اور ہم رتبہ
ولایت اور اوس خلاصہ نتایج ہدایت نے اوس التماس کو قبول کرکے
درگاہ مین قبلہ زمین و زمان دکھنے مین ایمان کے مظہر مین اولو العزمی
کے اور محرم مین اسرار سبحانی کے زینت اصحاب شریعت کے رونق ارباب
طریقت کے بانی بیانی حقایق کے کھولنے والے اسرار دقایق کے

ہدایت دینے والے شاہراہ جبروت کے شہسوار عرصہ لاہوت کے بادشاہ
عارفون کے قبلہ محققون کے دلیل واصلون کے حضرت پیر دستگیر سلطان
سید عبد الرحمن الحسینی القادری ہمیشہ رکھے اللہ تعالی برکتین اونکی ہم مریدون
اور ہدایت چاہنے والون پر اور سایہ گستر رکھے اونکو قیامت تک قائم
کے عرض کیا کہ ایسا رسالہ جو جامع ہو تمام مراتب تنزلات کا
اور سالکون کو بشارت دینے والا ہووے اور تمام منازل عرفان کا راہ طلب بتاوے
کہ جسمین سے آپکی ارشاد کے نسیم کی خوشبو سے طالبان اور مریدون کے
غنچہ ہای دل کھلکر بہار ہوون چونکہ یہ التماس خاطر شریف عزیز جگر گوشہ سلطان
سے برتر ہوئی تو اوس التماس کو قبول فرمایا بعد اوسکے بندہ کمترین کو کمال
نوازش و نہایت کرم و مہربانی سے حکم فرمایا کہ کاغذ اور قلمدان لا اور جو کچھ میرے
باطن سے ظہور مین آتا ہے اوسکو لکھ اسلئے اس رسالہ کا جو سعادت
دو جہانی کا ثمرہ لانیوالا ہے نفحہ رحمانی نام رکھا گیا اور یہ بندہ حاضر گوش حکم
والا کا منتظر ہوکر بیٹھا اور منتظر امر عالی کا ہوا پس زبان
مبارک سے جو فرماتے گئے سو بیان ہوتی اور بیٹھ اور لکھا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاننا چاہیے کہ ذات مرتبہ غیب ہی ذات ہستی محض ہے اور اوس ہستی کو
نہ ساتھ اعتبار تعین کے اور نہ ساتھ اعتبار لاتعین کے غیب ہویت کہتے ہین

اور ہو تو اس تعین ثبوت کو ساتھ ملاحظہ عدم کے تعین اول کہتے ہیں اور تعبیر

اول سے صرف وجود و محض قابلیت ہی اور جامع ہے تمام مراتب کا اور سارے

پیچھے تمام تعینات اور تقیدات [illegible] کیونکہ

اس تعین کو [illegible] مرتبہ [illegible] ہوتا ہی ایک سبب ہے جیسے حق کی اپنی حقیقت

[illegible] و کچھ [illegible] ما عرفناک حق [illegible]

[illegible] ہوتا [illegible] بالکل [illegible] نہیں کھلتا اور [illegible] تعین

[illegible] اور [illegible] معرفت ذات [illegible] بحر صفات یا

[illegible] محال ہے اسلئے غیب ہویت [illegible] کہتے ہیں

[illegible] بعض [illegible] ذات [illegible] کے [illegible]

[illegible] منقطع الاشارات ہی اور وہ وحدت [illegible]

[illegible] حقیقت محمدیہ کہتے ہیں کہ حب ذاتی ہی [illegible]

[illegible] صفت سے موصوف ہوئی اور اس مرتبہ کو [illegible] محمدیہ کہتے ہیں

ظہور اول اور افراد سکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اگر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام ظہور نہ ہوتا تو

موجودات کو کوئی ایک وجود [illegible] نہ ہوتا آپ کے [illegible] حق [illegible]

کہ لولاک لما خلقت الافلاک بلکہ لولاک لما اظہرت ربوبیتی

اور ایسا ہی اگر حقیقت محمدی نہ ہوتی تو ذات باعتبار [illegible] اور عابد و معبود

درمیان کچھ تمیز نہ ہوتی کیونکہ تمیز سوا صفات یا اعتبار صفات کے محال ہے

اور یہ مرتبہ حقیقت محمدی کا ہے اور وحدت ہے اور علما لوگ کہتے ہین کہ اس مرتبہ مین ذات بالذات اپنی
پائی جاتی ہے ساتھ جمال صفات کے اور اس مرتبہ مین اعتبارات اور قابلیتیں ہین کیونکہ
ہر ایک کے لیے وجود چاہئے تا اپنے کو ساتھ اپنے نور کے اپنے میں مشاہدہ
کرے کہ مین موجود ہون اور ابھی سے دوسرا موجود نہین ہے پس اس مرتبہ مین وجود
اور علم اور نور اور شہود کا ملاحظہ پیدا ہوا لیکن ہر مرتبہ وحدت مین وہ
اعتبارات و صفات ذات میں عین ذات ہین کیونکہ وجود و ہستی صفت ہے اگر ہستی
صفت ذات ہو تو لازم آتا ہے کہ ذات ہستی پر مقدم رہے کیونکہ موصوف کا
صفت پر مقدم رہنا ہے اور ذات متقدم ہو اور بے ہستی رہے یہ محال ہے پس معلوم
ہوا کہ وجود عین ذات ہے اور ایسا ہی علم کہ ذات اپنی ذات سے اپنے کو
جانتی ہے کہ علم کے قیمت کہ صفت اوسکی ہے کیونکہ علم کی کمالیت ساتھ ایک
احاطہ معلوم کے ہی اور ذات کی کمالیت لانہایت ہی علم کے احاطہ مین
نہین آتی ہی اگر آتی تو لانہایت نہو اگرچہ کہ اوسکا علم بھی لانہایت ہی
لیکن ساتھ اپنے تنزلات کے مرتبہ کے ذکر اس مرتبہ تعینات کے اور ذات
اپنی لانہایتی کے ساتھ اپنے تئین آپکو پائی ہی پس معلوم ہوا کہ اس مرتبہ مین علم
عین ذات ہی اور ایسا ہی نور کہ اپنے پر آپ روشن ہی یہ روشنی ذات اپ
زاید نہین ہے کہ صفت اوسکی ہو بلکہ ذات بالذات روشن ہی پس اس مرتبہ
تئین لو عین ذات ہی اور ایسا ہی شہود کہ ذات ساتھ اپنی لانہایتی کے

اپنے میں [illegible] ذات [illegible] ہو [illegible] [illegible] شہود [illegible]

پس کن میں مرتبہ میں عبارت اور شیونات کا ملاحظہ [illegible] ہوا [illegible]

میں ایسی غیریت ہی اور [illegible] اعتبار [illegible] صفات [illegible]

میں آپ ہی کے علم میں آپ ہی [illegible] عالم [illegible] معلوم [illegible]

ہی اور ان [illegible] [illegible] [illegible]

وحدت جامع ہوئی [illegible]

اعتبارات نفی کے اور اوس وحدت کو [illegible] اعتبار [illegible]

احدیت ذاتیہ کہتے ہیں کہ نقطہ [illegible] ذات ہی [illegible] اعتبارات [illegible]

کے اور اوس وحدت کو ساتھ [illegible] اعتبار [illegible]

واحدیت کہتے ہیں اور اون [illegible] وحدت [illegible]

میں ثبت کئے ہیں کہ وحدت ذات [illegible] ظہور [illegible] مرتبہ [illegible]

برزخ ہی درمیان [illegible] دونون [illegible]

اس مرتبہ وحدت کو ظہور [illegible]

ہی اور [illegible] ظاہری ساتھ [illegible] احدیت ہی اور یہ [illegible] تجلی [illegible]

حقیقت محمدی [illegible] اعتبار [illegible] احدیت [illegible]

[illegible] ہی اور اعتبار [illegible] تفصیل کی صورت نہیں [illegible]

[illegible] کے ساتھ اپنے میں تجلی فرمایا [illegible]

تفصیل ہے سو اگر ذات و صفات کے مجال ہی اور یہ تعبیر ثانی کہ صفات کا مرتبہ ہی
[illegible] احدیت کی تفصیل ہی کہ اوسکو الوہیت اور برزخ ثانی کہتے ہیں
[illegible] کا جانتا ہے اور وہ چار ہیں حیات اور علم و ارادہ اور قدرت اور
[illegible] لیکن اعتبارات واحدیت کے تفصیل میں کیونکہ اسم مرتبہ
میں حیات علم ہیں اور [illegible] ارادہ ہیں اور ارادہ قدرت [illegible] کہ غیریت اعتباری
رکھتے ہیں اور مرتبہ [illegible] کو کسی توجہ [illegible] نہیں اور ان چاروں
[illegible] کرتا ہے اور اسکی تمام صفات ثبوتی ہیں اس مرتبہ
[illegible] ظاہر ہو [illegible] علم [illegible]
[illegible] ارادہ [illegible]
[illegible] سے ظاہر ہوا اور [illegible]
[illegible] اگر [illegible] کے تمام صفتیں [illegible]
[illegible] اسواسطے [illegible]
[illegible] اور وہ [illegible] چاروں صفات [illegible]
[illegible] علم اور ارادہ [illegible] تمام صفات الہی کی
[illegible] کو دیا چاہئے اگر حیات نہو تو
[illegible] علیم اگر حیات ہو اور [illegible] تو [illegible]
[illegible] اگر حیات اور علم ہو [illegible] کا ارادہ نہو تو [illegible] کا

اور ایسا ہی تقدیر اگر حیات اور علم اور ارادہ ہو لیکن کرم کی قدرت نہو تو
کرم وجود میں نہ آئیگا پس کرم کرنیکے لئے کریم میں چار صفت لازم ہیں اور
ایسا ہی الوہیت ان چاروں صفات کی جامعیت کے ساتھ تمام صفات
کی جامع ہی مشروطی ہو یا غیر مشروطی دوسرے ان چاروں صفات
دوسرے تین صفتیں پیدا ہوئیں کہ سمع اور بصر اور کلام ہے اور اسم سمیع جو
ساتھ ہے اسماء الہی کے استعداد کے اتفاق کا واسطے اجابت کے
اور اسم بصیر منتصری ساتھ رویت استعداد اسماء الہی کے نزول وقت
استعداد کے امر صادر نہیں ہوتا ہی اور امر کلام الہی ہے اور وہ امر ایک کلمہ ہی
جو منتشر ہوا ہے واسطے ایجاد شئ کے سواد غشا ہے جواد نفس رحمٰن کا اور نفس رحمٰن
کہتے ہیں اور ان سات صفتوں کو کہ حیات اور علم اور ارادہ اور قدرت اور سمع
اور بصر اور کلام ہیں امہات صفات کہتے ہیں کہ وہ تمام صفات کی اصل ہے اور ان
ساتوں صفات کے جامع کو الوہیت کہتے ہیں پس الوہیت میں جامعیت کے
ساتھ تمام صفات الہی دکھائی کی جامع ہوئی الوہیت کی جامعیت اسماء الہی میں
تو پالیا اب اوسکی جامعیت تسبیح میں کیا دکھائی ہے جیسا کہ کہا حق تعالیٰ نے
وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ آسمان اور ظاہری لے شی کا اصل اور
موجودات کی ہی اور پہلی صفت حیات کے تسبیح ہو تو جب اگر حیات ہو اور
اپنے پروردگار کا علم ہو تو اسکی تسبیح کریگی اگر حیات اور علم ہو لیکن

له اور نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ حمد کے اوسکی

تسبیح کا ارادہ ہو تو تسبیح و تنزیہ نہین بنتی اور ایسا ہی اگر حیات اور ارادہ
ارادہ ہو لیکن تسبیح پر قدرت نہ ہو تو تسبیح کیونکر کر سکیگا اور بھی اگر قادر بھی
جو قدرت ہی ایسے کو معلوم نہ کیجیے تو تسبیح کریگا پس بطریق بھی لازم آتی اور تسبیح
ایک کے لئے کلام ناگزیر ہے ساتھ تعداد شی کے اور کلام سمع پر موقوف ہی
کیونکہ جو ماں کے پیٹ سے بہرا پیدا ہوتا ہی وہ گونگا ہوتا ہی پس تسبیح کے
واسطے یہہ سات صفات لازم ہین لیکن اونکی جامعیت اسماء الٰہی مین بطریق اطلاق
ہی اور جامعیت اونکی اسماء کیانی مین بطریق تقید ہی پس الوہیت ان سات
صفات کی جامعیت اسماء الٰہی و کیانی کی جامع ہوئی اور اسماء الٰہی جو
مستر و مخفی ہین خود بخود ظہور نہین رکھتے ہین مگر ساتھ مظہر کے ظہور کے خواہ
تعقل ہو خواہ خارجا اور خارج سوا علم کے صورت نہین لیتا ہی اور علما جیسا کہ
ایسے خالق کیلئے مخلوقات کو اپنے علم مین تصور کیا یعنی اکثر اسماء اللہ
جو رب ہین انکی ربوبیت کے ظہور کیلئے مربوبات کو اپنے علم مین تصور کیا پس
اوس علم اللہ کو جو معلومات اللہ ہی اعیان ثابتہ کہتے ہین اور اسماء ربوبیت اسماء جو
الٰہی ہین جنت اسماء کیانی جو مرتبہ ہا ہین در الوہیت ثابتہ وحدت کے کہ خود اپنی
اور تفصیل وحدت کی ہی برزخ ہوئی درمیان اسماء الٰہی و کیانی کے اور اوس
الوہیت کو حقیقت انسانی کہتے ہین جیسا کہ اوس وحدت کو حقیقت محمدی
کہتے ہین کہ انسان الوہیت کا ظہور ہی جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مظہر حقیقی انسان بمناسبت الوہیت کے جمیع محدودات کا جامع ہوا تھا
الذوق کیا اجسام و الارواح [illegible] کی جامعیت اور حقائق کا جامع ہو [illegible]
ذات کے اعتبار سے اگرچہ منزہ تھی کچھ ظاہر [illegible] مگر [illegible] رہے گا تعلی
کے صفت سے متصف تھی اور الوہیت جمیع صفات کی [illegible]
ابتدا پیدا ہوئی تھی کہ شئے مفہوم اور مرتبہ الوہیت میں ہے [illegible]
کہ بنا ہیں اوسکو مرتبہ کی احدیت کہتے ہیں [illegible] الوجود [illegible]
اور یہی عبارت ہے کہ وحدت حقیقی اور کثرت نسبتی [illegible] اور اسماء [illegible]
مربوب ہیں اس مرتبہ کی واحدیت [illegible] اسکو ممکن الوجود اور ظاہر علم
کہتے ہیں کثرت حقیقی اور وحدت نسبتی ہے بعد سے جانا جاتا ہے [illegible]
تفصیل کے دیکھنے سے اپنی ذات و صفات کی [illegible] اپنے میں [illegible]
عالم کے پیدا کرنے کی خواہش ہوا کہ ان اللہ لغنی عن العلمین اگر
بہت اسماء کا [illegible] مقتضا ہے جیسا کہ قدوس اور سلام کہ [illegible] خارج میں تھا
تھی [illegible] کے [illegible] ساتھ مربوبیت
کے کہ علم میں تھا [illegible] اور [illegible] کہتے ہیں جو مراتب [illegible]
ہیں جب [illegible] کا ظہور [illegible] ہے لئے خارج میں تجلی تھا
اور اس تجلی کو فیض مقدس و نفس رحمانی کہتے ہیں اور اس تجلی سے ملاحظ
حدوث کا پیدا ہوا اور یہہ سب مراتب جو تنزلات کی [illegible] بیان کئے [illegible]

تفصیل اسکی یہ ہے کہ ذات کی نسبت کرتے ہیں تمام مراتب مخلوق
بعینہ نسبت محمدی کو [illegible] مراتب الٰہی و عوالم داخل ہیں اسکے نام موسوم
[illegible] اب حد و شکو
[illegible] ساتھ ممتاز ہو گیا اور
[illegible] نسبت غیب ہونے اور تجلی اول کے جو حجاب اور
نسبت محمدی وہی مرتبہ انسانی اور بوقت تنزل ثانی کے جو مرتبہ [illegible]
[illegible] دیکھا [illegible] ایک نور
[illegible] نور محمدی [illegible] اسی
نور [illegible] ساتھ خدا تعالیٰ کے
[illegible] ارواح کہتے ہیں اور یہ ہے روح محمدی کی حدیث
اول ما خلق اللہ روحی اور تمام ارواح عالم معقول ہو گیا [illegible]
[illegible] پیدا ہو کر [illegible] عالم [illegible] کے
[illegible] کہتے ہیں حدیث اول ما خلق اللہ العقل
[illegible] عقل [illegible]
[illegible] اپنے علم کے [illegible] اسکا نام اعلیٰ کہتے ہیں کہ
[illegible] اوسکے [illegible] حدیث اول ما خلق اللہ
القلم [illegible] عرفت نفسہ [illegible] نفس محمدی

[illegible]

[illegible] اور تمام نفوس جزئیات کے نفس کل کی تفصیل ہین
جیسے روح حیات سے ظہور صورت کے ظاہر و باطن کی ہی باطن اوسکا بالقوہ
ظہور ہونیکے قابل ہی جیسا الف کہ تمام اشکال او جسام مین حروف کے ساری ہی
اور تمام حروف مظاہر ہوسکتے ہین تمام اشکال او جسام اوسی کے حروف ہین
اور وہ باطن تمام اشیا کا ہی اس اعتبار سے اوس روح الروح کے باطن کو
طبیعت کل کہتے ہین کہ تمام موجودات کے باطن مین ساری ہی اور یہ طبیعت
کل طبیعت محمدی ہی اور تمام موجودات کی طبیعتین طبیعت کل کی تفصیل ہین
اور ہیولی روح الروح کے ظاہر کو جو بالقوہ ظہور صور کے قابل ہی ہیولا کہتے
ہین جس سے تمام اشیا کے صور کا ظہور ہی اور اوس ہیولا کو اس اعتبار سے
کہ تمام مراتب صور کا جامع ہی [illegible] کہتے ہین کہ جنس خارج کی نسبت اوسی
نسبت سے ہی اور وہ جوہر ہبا نفس محمدی کی قوت اور قابلیت ہی اور عالم کی
قوتین اور قابلیتین اوسکی تفصیل ہین اور تفصیل اوس روح الروح کی بغیر ایک
دوسرے سے جدا کرنے کے معلوم نہین ہوتی ہی اور اوس روح الروح کو ایک دوسرے
سے تفاوت اور تمیز کرنیکی قوت کے ساتھ شکل کل کہتے ہین اور شکل مقدار
[illegible] یہ شکل کل شکل محمدی ہی اور تمام شکلین جو عالم کی مقدار ہین اوسکا
[illegible] تفصیل ہین [illegible] اوس روح الروح کو اعتبار اپنے علم کے کہ خود اوسکا
[illegible] احتیاج [illegible] جسم کا ہی اس اعتبار سے

اور روح الروح کو جسم کل کہتے ہیں یہ جسم کل تمام محمدی ہے کہ جسم [illegible]

ہے اللہ تعالی نے اسکے عرش کے اوپر جسم سے معراج ہوئی کہ جسم [illegible]

کہ ارواحنا اجسادنا واجسادنا ارواحنا [illegible]

کی اسی سبب سے آپ کا سایہ نہیں دیکھتے تھے کیونکہ سایہ [illegible]

اور تمام عالم کے جسم کے سایہ اور تفصیل [illegible] جیسے سرشتہ

معصوم ہوا یہ حقیقت محمدی ہے جسکو تمام اسرار مرتبہ محمدیہ کہتے ہیں [illegible]

اور تفصیل میں اجمال کی تمام مخلوقات [illegible] تحت میں کی ہے جسکو [illegible]

خلق کہتے ہیں جیسا کہ فرمایا ہے الا له الخلق والامر تبارک اللہ

رب العالمین حدیث شریف میں ہے [illegible]

کنت نبیا وآدم بین الماء والطین [illegible]

انسانی ہے [illegible] جمال محمدیہ جو [illegible] حقیقت [illegible]

کے مناسبت سے [illegible] اور [illegible]

[illegible] سے اسکو روح الروح کہتے ہیں [illegible]

[illegible] مناسبت [illegible] روح الروح [illegible]

بطون باطن اسکا عقل [illegible]

اور [illegible] روح الروح ہے اور [illegible]

[illegible] روح الروح [illegible] مناسبت [illegible] اعتبارات [illegible]

[illegible] کو اصطلاح میں [illegible] کہتے ہیں [illegible] اعتبار

[illegible] کہ جو صورت ہے [illegible] کے ظاہر ہوا

[illegible] میں [illegible] کے تمام [illegible] ہو جو [illegible] باطن [illegible]

[illegible] کہ [illegible] کا ظہور ہوا [illegible] کہ اعتبار

[illegible] ہوا اور روح الروح [illegible] بعض اعتبار [illegible] طبیعت کل اور

کل [illegible] اور [illegible] اعتبارات [illegible] کے نفس کل [illegible]

ثبت کئے [illegible] روح الروح ظہور تفصیل کا ہوا اور اس روح الروح جو نور محمدی

ہے ساتھ [illegible] کے مناسبت سے اوس وحدت کے جو حقیقت محمدی ہے اجمالاً ظہور

کیا اور یہ اجمال بھی مناسب وحدت کے کہ خود ظہور اوسکا ہی تفصیل کا تقاضا

کیا اور اس اجمال کی تفصیل کیلئے وہ نور محمدی ساتھ اپنی نورانیت کے بہ اعتبار

ذات کے مناسبت سے تفصیل پایا جسکو عالم ملکوت اور عالم مثال کہتے ہیں پھر اوس

تفصیل کو عالم سفلی لاحق ہوا اوسکو روح انسانی کہتے ہیں یہ روح انسانی

ظہور اور تفصیل نور محمدی کی ہی اگر اوس روح انسانی کو فقط اپنے فاعلیت کا

علم لاحق ہو تو اوسکو ملکوت اعلیٰ کہتے ہیں کہ [illegible] تعلق اور

تصرف نہیں رکھتے ہیں اور اگر اوس روح انسانی کو اپنے مفعولیت کے ساتھ

اپنے فاعلیت کا علم لاحق ہو تو اوسکو ملکوت سفلی [illegible] اپنے

[illegible] کہتے ہیں [illegible] ہوتی ہے

اوسکے ساتھ ایک فرشتہ ظاہر ہوا [illegible] وہ فرشتہ [illegible]

پس یہہ روح انسانی روح محمدی کا ظہور اور تفصیل ہی جیسا کہ حقیقت انسانی

ظہور اور تفصیل حقیقت محمدی کی تھی یہہ روح انسانی بھی حقیقت انسانی کے

مناسب ہے دو وجہ رکھتی ہی ظہور اور بطون بطون اوسکا ملکوت اعلیٰ ہی [illegible]

مین صفات سلبی کے جو حقیقت انسانی کی احدیت تھی یہہ ملکوت اعلیٰ روح انسانی

کی احدیت ہی اور طرف ظہور روح انسانی کا ملکوت اسفل ہی ساتھ مناسبت

صفات ثبوتی کے کہ حقیقت انسانی کی واحدیت تھی یہہ ملکوت اسفل روح

مین واحدیت روح انسانی کے ہوا اب معلوم کرنا چاہیئے کہ سوائے اسم کے صفات

ثبوتی کو ظہور نہین ہی ویسا ہی ملکوت اسفل کو سوائے جسم کے ظہور نہین ہی

پس ملکوت اسفل کے تصرف کیلئے جسم ضرور ہوا بعد اوسکے وہ نور محمدی

مناسبت سے اعیان ثابتہ کے اشکال اجسام پر ظہور کیا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے

اللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہہ سب اجسام نیست ہین اور اوس نور سے

منور ہوکر ہست نظر آتے ہین اور علیحدہ شکلون کے واسطے علیحدہ طبیعتین

پیدا کئے بعد اوسکے حق سبحانہ وتعالیٰ اپنے ید قدرت سے طبائع اجسام کو خمیر کرکے

قالب انسان پیدا کیا اور اوسی [illegible] کو جو جسم مطلق کے لائق ہو [illegible] روح الروح

نام لیا تھا اوس قالب مین پھونکا جیسا کہ کہا اللہ تعالیٰ نے فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ

وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ ای من [illegible]

سے پہونچگیا اونکے والیپٹکے تمام فضا بین سرایت کرگئے بوٹی اوپیپ
بڑہا جسم سے مرکب تھا صحبت اوسوار وں کے ہر عضو صد بسفوان سے
[illegible] صفت گوشت پوست استخوان گردہ جگر [illegible]
تحت بار او مانند اوسکے کے اور آب صفت لعاب منہ اور آب بینی پسینہ
آنسو اور مثل اوسکے کے اور باد صفت دم جنبش اور حرکت ہنسی او
اور بہی سوجا اور لرزہ اور مانند اوسکے کے اور آتش صفت بہوکھ پیاس
ضمہ سرکشی اور مانند اوسکے کے تبدیل ہوتا اور ایسا ہی روح علوی لطیف
جسم کثیف کی صحبت سے سفلی صفات نیک سوی اللہ سے تعلق پیدا
کرکے روح سفلی اور نفس نام لیا چنانچہ بدن مین پہونچنے سے روح جماد
بدن مین پہونچنے سے روح نباتی اور دل صنوبری مین پہونچنے سے روح حیوانی
اور دماغ مین پہونچنے سے روح نفسانی نام لیا اور نفس کی صحبت آتش سے
سیارہ اور صحبت سے باد کی لوامہ اور صحبت سے آب کی ملہمہ اور صحبت
خاک کے مطمئنہ کہ ہر مرتبہ مین نام علیحدہ رکھتا ہی اور ذکر اسکا مفصلا روح
ما مین مذکور ہوگا بعدہ اللہ سبحانہ تعالی آدم کے روح جسم کو [illegible] کر
زمین مین دفن کیا وہ نفس گندم کا تخم ہوکر پیدا ہوکے صورت ظہور کیا [illegible]
صالع کرکے باقی رہا تھا آدم علیہ السلام اوس انت طلب [illegible]
الا طاق سے آدم علیہ السلام کے بین پہلو حوا کو پیدا کیا اور اسمین حکمت یہ تہی

اگر اوس سے پیدا اگر شے دونون کے حب اصلی ظہور پاوے بعد اوس کے حکم امر و نہی صادر کیا پھر خواہش نفسانی کی طلب کرے اور بہشت کے تمام میوے کہاوے اور گندم کے درخت کے نزدیک نجاوے جیسا کہ خدا فرماتا ہی و کلا منہا رغدا حیث شئتما ولا تقربا ہذہ الشجرۃ بیان اس کا

بڑا طویل ہی جو اس مختصر مین سما نہین سکتا قلب اور نفس اور روح کو معلوم کر وہ روح جو پہونچی ہی تھی قالب کی مناسبت سے قالب مین علم کے نقطہ پر دایرہ کی اور قلب نام پایا اور قلب کو اسواسطے قلب کہتے ہین کہ عالم ارواح اور عالم اجسام کے درمیان قلب ہی اپنی اصل اقسام سے اگر کلیات اور جزئیات کا علم پیدا کیا تو اوسکو دل کہتے ہین اگر نقطہ کا یا ن کا علم پیدا کیا تو اوسکو روح کہتے ہین اگر نقطہ جزئیات کا علم رکھتا ہی تو اوسکو نفس کہتے ہین یہ قلب عالم ملکوت سے ہی آئینہ حقیقت انسانی کا ہے اور اسی واسطے حقیقت انسانی کے بعد روح کہتا ہی ظہور دو طرف سے روح جا ہی اس قلب کو احدیت کہتے ہی اور قلب کا نام وحدت کے اور نفس جو اوس اللہ سے تعلق رکھتا ہی واحدیت قالب کا سے ہی روح اور قلب اور نفس تینون نور ہین صفات سے نام علیحدہ پایا ہین آپ علوم کر اس روح جو قالب کے مناسبت ادنی کمالیت ان کے قالب میں ہی جاننے کہ ارواح اور بیان کیسی صورت سے مناسبت نہین ہی کیونکہ روح لطیف تر اور

عالم صغیر بھی ہی اور انسان کا قلب کثیف کرا ہوا عالم جسمانی سے ہی اور نیز عالم
لطیف اور کثیف ایک جا جمع ہوں کہ الضدان لا یجتمعان پس حکیم
علی الاطلاق نے قالب میں تصرف روح ہونیکے لئے قلب کو پیدا کیا اور یہ قلب
ایک روح ہی جو قالب کی مناسبت سے صنوبری ہی نہ روح مجرد ہی اور نہ جسم
مرکب ہی روح بھی ہی اور جسم بھی ہی تا اوسکے واسطہ باہمدیگر انس حاصل
ہو اور روح قلب کے واسطے سے قالب میں تصرف کرے اور قالب اسکے
قلب کے روح کی [illegible] قبول کرے کہ یہ قلب برزخیت کے اعتبار سے خزانہ الوہیت
کا مظہر بھی جیسا کہ الوہیت اسماء و آثار کی جامع تھی یہ بھی ارواح اور اجسام
کا جامع ہوا پس انسان قلب کی جامعیت کے اعتبار اسم اللہ کا مظہر ہوا اور سلطنت
کا مستحق ہوا کیونکہ یہہ تمام موجودات کے خلاصہ ہی اور قلب کے اعتبار سے تمام
موجودات انسان میں مشتمل ہیں اور موجودات دو قسم پر ہیں روحانی و
جسمانی موجودات جسمانی کے خلاصے سے انسان کا قالب ظاہر ہوا اور روحانی
سے جان انسانی اور جامعیت ان دونوں کے ایک صفت پیدا ہوئی جسکو
کہ انسانیت اوسکو کہتے ہیں اور یہ صفت ایسے بدن کے روح میں کبھی روشن
آنسے پہلے بدن میں کبھی اور اجتماع سے ان دونوں کے ایک صفت ظاہر ہوئی کہ
جسمانیت تمام کی جامع ہوئی اور اشارہ اسی صفت کی طرف روح ہی جو بدن کے
[illegible] قابلیت رکھتا ہو

اگر یہ سب مراتب اوسمین بالقوہ اعتدال کے ہون جیسا کہ رفیع الدرجات مین تہے تو
آنحضرتؐ رفیع الدرجات تہا اور رفیع الدرجات کو اپنے مین پایگا کہ خود نزول و عروج
کے درمیان مین تہے اور انتہا سے نزول کے عروج کو تمام کیا اوسکو انسان
کامل مکمل کہتے ہین جاننا چاہئے کہ تمام اثباتات اور نفی اعتبارات نعوت اسما و صفات
کے ہین تمام تعینات تعدد اسما اور صفات کے ہین کیا اجسام کیا ارواح
کیا روح کیا مجرد اور مرتبہ جامعیت مرتبہ مین ایک ذات ظاہر ہوئی ہے کہ
اوسمین قابلیت ثبوت اتصاف اور سلب کی رکہتا ہے پس انسان نزول
کی انتہا اور عروج کی ابتدا ہے تجہکو چاہئے کہ اپنی کلیت و جزئیت کے اعتبار سے
جسطرح سے کہ ثبوت اتصاف کے اعتبار کے ساتھ تنزل کرکے اس مرتبہ کو
پہونچا ایسا ہی تعینات اور تقیدات کے سلب کے ساتھ جو اس نزول کا تہا
عروج کرے اور نقطہ اصلی پر دائرہ کو تمام کرے تا قاب قوسین پر اور
او ادنی ہو جاوے کیونکہ جمیع تعینات اسما و صفات کے طے ہوئے اور تو طہور ذات
ہی جیسا کہ ارسطو نے کہا ہے اصل کے آگے سب کا جامع تہا ایسا ہی تعینات کے
بعد تو سب کا جامع ہو ایسے مقابل نقطہ ہو اس جامعیت اور قابلیت کے
واسطے اس مرتبہ کو پہونچا کہ ماوسعنی ارضی ولا سمائی ولکن وسعنی
قلب عبدی المؤمن یعنی قلب روح اور قالب پیدا ہوا ہے صفت
... ... ... غالب ہون اگر ... ... ... [illegible]

پھر وجہ یہ ہوں اور جامعیت سے ان تمام اعتبارات کے اس فرمان کا

اَلَا اِنَّ فِیْ جَسَدِ ابْنِ اٰدَمَ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ

الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ

اور وہ قلب بلطافت نظر گاہ حق ہی اگر نظر ماسوی اللہ سے اور تمام قالب

سے پاک ہے تو وہ بھی نظر گاہ حق ہو اگر وہ قلب قالب کی صفت لیا ہے تو قلب

نہیں رہتا بلکہ سخت پتھر ہی چنانچہ حقتعالی قرآن مجید میں ان قلوب کا ذکر یوں کرتا

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِیَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ

اَشَدُّ قَسْوَةً جاننا چاہیے کہ قلب میں قالب کے حواس ظاہری کی تاثیرات کے سبب

برائیاں پیدا ہوتی ہیں اگر اون حواس ظاہری قالب کو ماسوی اللہ سے بند کرے

حواس قلب کھلتے ہیں پس چشم دل سے حق کا مشاہدہ کرے اور دل کے کان سے

غیب کا کلام سنے اور مشام دل سے نسیم غیب سونگھے اور ذائقہ دل سے اوسکا

ذوق محبت لے اور لمس دل سے تعلق معاد کرے اور یہ قلب ... بارہ ...

قطرہ تھی جیسا کہ روح اعتبار علم کے ہر مرتبہ میں ایک الگ صفت سے نامزد

پیدا ہوا انتہا ہی وہ قطرہ جس رنگ میں پہونچے اعتبار سے بات ... اوسکا

ہوا اور ایک جدی صفت کے ساتھ علیحدہ نام سے پس جیسے ... کی ...

... صفت سے مبدل ہوتے تھے ویسا ہی روح قالب کی صحبت سے مبدل

ہوا ... انسان کے قالب میں پانچ روح ... کے اوزار سے ...

ہین جمادی نباتی حیوانی نفسانی اور روح انسانی مین اختلاف [illegible]
ہین یہ نہین ہی بعضے کہتے ہین یہ نہین ہین بلکہ بدن سے تعلق رکھتی ہی [illegible]
رکھتے ہین فقیر کے پاس یہ [illegible] ہی [illegible] خارج ہی بلکہ محیط بدن [illegible]
ظاہر کیا باطن [illegible] سب ہی ہی [illegible] صفت [illegible]
ہین اوسکے گردن مین پہونچنے سے قوت جمادی پیدا کی اور [illegible]
رکھے روح جمادی نام پائی اور وہ روح جمادی دو صفت رکھتی ہی [illegible]
دوسری صفت [illegible] سے مرکب تھی اور صفت سے قوت [illegible]
رکھتی ہی جو طول اور عرض اور عمق سے عبارت ہی اور وہ روح کہ جس [illegible]
طول عرض عمق کو قوت نمو بخشنے کی روح نباتی نام لی اور سوا قوت [illegible]
اس روح نباتی کو سات قوت ہین ایک جاذبہ کہ غذا کو ظاہر سے باطن مین کھینچ[illegible]
ہی دوسری قوت ماسکہ کہ غذا کو بعد کھینچنے کے اپنے مین رکھتی ہی تیسری
قوت ہاضمہ کہ غذا کو پکاتی ہی چوتھی قوت ممیزہ کہ غذا پکنے کے بعد کثیف کو
لطیف سے جدا کرتی ہی پانچوین قوت مصورہ کہ غذا کو جسم کے ہر رنگ کرتی ہی
چھٹوین قوت دافعہ کہ کثیف غذا کو جسم سے باہر کرتی ہی جیسا کہ [illegible]
اسکے جو جھاڑ دن باہر آتا ہی ساتوین قوت مولدہ کہ جو کچھ جسم مین [illegible]
باقی رہتا ہی اسکو قوت سے جمع کرتی ہی جیسا تخم وغیرہ اور وہ روح [illegible]
کو پہونچکے جسم مین حرکت پیدا کرکے روح حیوانی کے نام سے ظاہر ہوتی اور [illegible]

تیسرے روح حیوانی دو صفت رکھتی ہی ایک شہوت دوسرے غضب شہوت
اسکو کہتے ہین کہ اپنی لذت یا دافع کی عندیت کیلئے حرکت کرے اور
غضب اوسکو کہتے ہین کہ غیر غالب ہونیکے لئے یا اپنے دفع مضرت کیلئے
حرکت کرے اور روح حیوانی مانند دہوئین کے ہی او جیلا مدد روح
حیوانی کا دماغ مین پہونچکے حس بخشی کرے روح نفسانی کے نام سے ظاہر ہوا
نفسانیہ قوتین دس ہین پانچ حواس ظاہری اور پانچ حواس باطنی اور
حواس باطنی سے دوسری جگہ بیان کیا ہوا ہی [illegible] واہمہ اور متفکرہ اور
متخیلہ اور پانچ حواس ظاہری ہین ایک باصرہ دوسرا سامعہ تیسرا ذائقہ
چوتھا شامہ پانچوان لامسہ [illegible] اپنے کام بر مین ایک کو دوسرے
کام مین دخل نہین اور دوسرا پانچ حواس باطنی اور حواس باطنی سے ایک
حس مشترک ہی اور حس مشترک کو حس مشترک اس معنی سے کہتے ہین کہ وہ
ایک چیز کو دو آنکھ سے دیکھتا ہی اور دو کان سے سنتا ہی اور ناک کے
دونون سوراخ سے سونگھتا ہی مگر سوا ایک کے ادراک نہین کرتا ہی اگر
کسیکو اس حس مین کچھ خلل ہو تو ایک کو دو دیکھتا ہی اسکو بھینگا کہتے ہین
اور دوسرا حواس باطنی سے خیال ہی اور خیال اسکو کہتے ہین کہ کسی کو
آنکھ سے دیکھا ہو یا کان سے سنا ہو یا سونگھا ہو یا چکھا ہو پس وہ چیز یاد
ہو [illegible] فی الحال حاضر نہو تو اوسکو اپنے مین تصور کرے اسکو خیال کہتے ہین

اور خیال دو قسم پر ہی خیال متصل و خیال منفصل خیال متصل اوسکو کہتے ہیں
کہ [illegible] نام یا الفاظ کی صورت تصور کرے اور خیال منفصل اوسکو کہتے ہیں
[illegible] نام یا معانی الفاظ کو تصور کرے تیسری حواس باطنی ہے وہم
[illegible] اوسکو کہتے ہیں کہ دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو اوسکو تصور کرے جیسے
آفتاب [illegible] اوسکے شکل پر [illegible] آفتاب آسمان پر یا زمین پر تصور کرے یا
آفتاب کو [illegible] رنگ [illegible] تصور کرے یا [illegible] کو لعل یا زمرد کے صفت سے تصور کرے
[illegible] کہتے ہیں چوتھا حواس باطنی ہے حافظہ [illegible] اوسے
[illegible] میں [illegible] جو کچھ حواس ظاہر و باطن [illegible] پایا ہو اوسکو اپنے میں نگاہ رکھے
[illegible] حواس [illegible] متصرفہ ہے اور متصرفہ اوسکو کہتے ہیں کہ جو کچھ
حافظہ میں رکھے [illegible] یا [illegible] میں تصرف [illegible] ترتیب اور تفصیل دے
جس [illegible] کو [illegible] کرے یا [illegible] تصور کرے اوسکو متصرفہ کہتے ہیں
اگر [illegible] عقل کے ہے اوسکو [illegible] اور متفکرہ کہتے ہیں اور
[illegible] وہم کے رہے [illegible] متخیلہ کہتے ہیں یہ متصرفہ دماغ [illegible] وسط
میں اور [illegible] دماغ میں [illegible] اور خیال ہیں اور حافظ اور وہم آخر
[illegible] میں یہ سب حواس ظاہر اور باطنی انسان کے مظہر ہوتے ہیں اور
[illegible] ہوتی ہی [illegible] وجہ کہ جنات [illegible] نہیں تو ان سے
ظاہر ہوتی ہی اور [illegible] ملائکہ آدم [illegible] سجدہ کیئے ابلیس جو معلم ملکوت تھا

[illegible] پایا آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا
جیساکہ حقتعالی نے فرمایا ہی وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ
فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ اور
اسی معنی سے حدیث شریف مین وارد ہی کہ جو آدمی مان سے پیدا
ہوتا ہی ساتھہ اوسکے شیطان بھی پیدا ہوتا ہی یہہ شیطان قوت وہمیہ
انسانی وہم بھی وہی صفت ہے اگر وہ روح قالب مین اوسکی
پیدا کرکے صفت قالب کی لی تو اوسکو نفس کہتے ہین اور اوسکا
قالب چار عنصر سے مرکب ہی آتش و باد و آب و خاک اور اگر وہ روح آتش کے
صفات سے متصف ہو یعنی سرکشی کرے تو اوسکو نفس امارہ کہتے ہین اور
سب صفات بد اسی سے ظاہر ہوتے ہین جیسا کہ غرور اور انانیت اور کبر اور کفر
اور نافرمانی کے تمام کام اور شیطانی خطرے اسی مرتبہ مین ظاہر ہوتے ہین
اللہ تعالی فرماتا ہی وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ
اور اگر وہ روح باد کے صفات سے متصف ہو تو اوسکو نفس لوامہ کہتے ہین یہ
اگرچہ بھی نافرمانی کے کام کرتا ہی لیکن اوسپر اصرار نہین کرتا اور اپنے کو
نافرمانی سے ملامت کرتا ہے اور اپنے مطلب کے موافق [illegible] حق ڈھونڈھتا ہی
اور خطرہ نفسانی اسی مرتبہ مین ظاہر ہوتا ہی اگر وہ روح آب کے صفت سے
متصف ہو تو اوسکو نفس ملہمہ کہتے ہین مانند پانی کے یہہ بھی صاف ہی

اور الہام بھی صفائی دل سے حاصل ہوتا ہی اور نیک کام اسی مرتبہ مین
ظہور پاتے ہین جیسے نماز روزہ تسبیح تلاوت قرآن اور تمام افعال حمیدہ بجا لانیکا
شوق زیادہ ہوتا ہی اور خطرات ملکی اس مرتبہ مین پیدا ہوتے ہین اور جب کہ
روح صفت سے [illegible] کے متصف ہو تو مانند خاک کے عاجزی اور بُردباری
اور [illegible] اور کم سخنی اور تواضع اور حسن خلق پیدا کرتا ہی اور اسکو نفس مطمئنہ
کہتے ہین کیونکہ انہیں [illegible] سے حق کی ہستی کو پہچانتا ہی اور خطرات رحمانی
[illegible] پیدا ہوتے ہین جیسا کہ حقتعالی فرماتا ہی یَاۤ اَیَّتُهَا النَّفْسُ
الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ
عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ آب خطرات کو معلوم کر کہ ابتدا مین محض تجلی مین
قلب انسان پر ذات کی تجلی ہوتی ہین اور قلب اوس تجلی کو ساتھ مناسبت
اپنی [illegible] کے [illegible] کرتا ہی جیسا کہ رنگین شیشے نور چراغ کے ہر رو بر طرح طرح کے
رنگ [illegible] ہین اور [illegible] ساتھ اپنی نورانیت کے اون شیشون [illegible]
[illegible] نورانیت مین اوس چراغ کے کچھ تفاوت نہین لیکن جو شیشہ کہ نور
چراغ کے [illegible] ہی وہ اوسکو اپنے رنگ کی مناسبت سے ظاہر کرتا ہی اگر
شیشہ مین [illegible] ہو [illegible] نور چراغ کو اپنے رنگ سے ظاہر کرتا ہی اگر
مین [illegible] اوسکو نور چراغ کو [illegible] دکھلاتا ہی اگر شیشے رنگون سے پاک
ہون تو نور چراغ کو ساتھ اوسکے نورانیت کے ظاہر کرین ویسا ہی قلب کی

[illegible] بیان برزخ ہوائی [illegible] قلب [illegible]

[illegible] ہو تو تجلی ذات کو نیک طور [illegible]

[illegible] جسم کی کثافت سے متصف ہو [illegible]

[illegible] ظاہر کرے اس قلب کو [illegible] اور جب [illegible]

قلب التصاق [illegible] روح [illegible]

[illegible] قرب تام [illegible]

[illegible] بالتعلقات [illegible] کثافت [illegible]

[illegible]

[illegible] ذالک [illegible] اگر [illegible]

[illegible]

[illegible] شیطان [illegible]

اگر [illegible] اپنے [illegible] طبیعت [illegible] قلب [illegible]

[illegible] خطرات [illegible]

[illegible] ساتھ [illegible] روح کے [illegible] التصاق اپنے [illegible]

[illegible] قلب اور [illegible] تو اس تجلی ذات کو [illegible]

اگر قلب [illegible] کے شوق سے بازگشت کرکے اپنے [illegible]

اور [illegible] ذات [illegible] گردش [illegible] کی قرار لے اور اطمینان پائے [illegible]

دونوں

دو قسم پر ہی خبر شیطان سے

قلب میں ثابت رنگی یا آمد

وسوسہ شیطانی کہتے ہیں اگر ثابت ہو تو ایک

کہ قلب میں قرار گیر ہوگا یا نہ ہوگا

بس ... کو ... کہتے ہیں اور خطرہ ... کہ قلب میں قرار گیر ہو اسکو

کہتے ہیں سالک کو چاہئے کہ ان ... خطروں کو

رکھے اور ان خطرات کے دور کرنیکے

ذکر سلوک ... بیان کرونگا جاننا چاہئے کہ ...

... ایک ...

... اللہ تعالی فرماتا ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا

...

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

... اگر ...

اللہ ...

عالم ...

... اور جسم

[illegible] حس ظاہری کو کہتے ہین اور دوسرا طور جنانی قلب ہی اگر جنانی سے [illegible]
ہی رکھتا ہو تو اوسکے ضمن وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِىْ فِى الصُّدُوْرِ
حادث ہوتا ہی ورنہ وہ جا ایمان ہی اُولٰئِكَ كَتَبَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ
یہہ طور عالم نفسانی سے تعلق رکھتا ہی او عالم نفسانی خطرات سوی اللہ
سے عبارت ہی اور پیدا کرنے والا اون خطرات کا نفس ہی تیسرا طور محبت ہی یہہ
بھی ظاہر و باطن رکھتا ہی ظاہر اوسکا محبت بہشت کی ہی اور باطن اوسکا
محبت باریتعالی کی ہی اور یہہ طور عالم قلب سے تعلق رکھتا ہی او معرفت الٰہی کے
خطرے جو فکر و طلب سے آتی ہین اوسکو عالم قلبی کہتے ہین او ظاہر کرنیوالا
اِن خطرون کا قلب ہی چوتھا طور محل مشاہدہ ذات و صفات کا ہی
یعنی جمال کبھی جلال کبھی آثار یہہ طور عالم روحانی سے تعلق رکھتا ہی او عالم
روحانی اوسکو کہتے ہین کہ معرفت الٰہی بغیر کوشش اور فکر کے اوسپر تجلی
کرے کہ ظاہر اور باطن مین سوا حق او صفت حق کے نپاوے او محبوب کے
ہر تجلی مین ایک شوق زیادہ ہوا ور اِن تجلیات کا حامل روح ہی پانچوان
طور عالم سر سے تعلق رکھتا ہی عالم سر اوسکو کہتے ہین کہ ہر تجلی مین تجلی
کرنیوالے کو دیکھے او تجلیات اوسکی نظر مین نہ آوین اور اپنے کو بالکل فراموش کر
[illegible] حق کے کچھ نپاوے اس شکر کی لذت سے منصور حلاج اس رتبہ [illegible]
[illegible] لذت پانیوالے کو اہل فنا کے سر کہتے ہین چھٹوان طور رہا آتی

... بغیر ... درسے اور بغیر تصور کے مشاہدہ حاصل ہو اوس
... ہے ... جاننے کہ خطرہ دو قسم پر ہی خیر اور شر اون سے
... ہر دو صورت پر ہی پس خطرہ شر قلب مین ثابت رہیگا یا آمد و رفت رکھتا ہے
اگر آمد و رفت رکھتا ہو تو اوسکو خطرہ شیطانی کہتے ہین اگر ثابت ہو تو اوسکو
خطرہ نفسانی کہتے ہین اور ایسا ہی خطرہ خیر کہ قلب مین قرار گیر ہوگا یا نہو گا
پس خطرہ غیر قرار گیر کو ملکوتی کہتے ہین اور خطرہ خیر کہ قلب مین قرار گیر ہوا اسکو
خطرہ رحمانی کہتے ہین سالک کو چاہئے کہ ان تینون خطرون کو سلوک کے
... دور کرے اور خطرہ رحمانی کو نگہ رکھے اور ان خطرات کے دور کرنیکے
... ایک نمونہ ذکر سلوک مین بیان کرونگا جاننے کہ یہ قلب سات پہلو
رکھتا ہی ہر پہلو کو ظاہر و باطن ہی اور ہر پہلو کو ایک طور علیحدہ نمودار ہوتا ہی
... بھی باطن سے بھی جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَقَدْ خَلَقَكُمْ
اَطْوَارًا ... طور سینہ تعلق رکھتا ہی اور یہہ دل کا پوست ہی ظاہر سے
... صُدُورِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کہ ان ...
کے ... کو چھوڑتا ہی اور اگر یہہ برائیان مجاہدہ کے ساتھ نور
اسلام سے ... ہو ... اللہ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ
... عالم جسمانی سے تعلق رکھتا ہے
... ہین کہ ... اس ظاہری پایا جاتا ہے اور جسم

جب [illegible] بغیر تصور کے [illegible] ان کو اوپر

[illegible] جاننا چاہئے کہ خطرہ دو قسم پر ہے خیر و شر ان میں سے

[illegible] جو خطرہ شر قلب میں ثابت رہیگا یا آمد و رفت رکھتا ہو

[illegible] رکھتا ہے اسکو خطرہ شیطانی کہتے ہیں اگر وہ ثابت ہو تو اسکے

خطرہ [illegible] کہتے ہیں [illegible] ایسا [illegible] خطرہ خیر کہ قلب میں قرار گیر ہوگا یا نہوگا

پس [illegible] اسکو ملکوتی کہتے ہیں اور خطرہ خیر کہ قلب میں قرار گیر ہو اسکو

[illegible] رحمانی کہتے ہیں سالک کو چاہئے کہ ان تینوں خطرات کو سلوک کے

[illegible] خطرہ رحمانی [illegible] رکھے اور ان خطرات کے دور کرنے کے

[illegible] ذکر سلوک میں بیان کرونگا جاننا چاہئے کہ یہ قلب سات پہلو

[illegible] بطون ہیں اور [illegible] ایک طرح جدا نمودار ہوا ہے

[illegible] سے بھی جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَقَدْ خَلَقَكُمْ

[illegible] سینہ تعلق رکھتا ہے اور یہ دل کا پوست ہے [illegible] سے

[illegible] فِي صُدُورِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کہ ان [illegible]

[illegible] اگر [illegible] ایمان [illegible] ساتھ نور

[illegible] الله صدره للاسلام [illegible]

[illegible] عالم [illegible] رکھتا ہے

[illegible] پایا جاتا ہے اور جسم

... جسم ظاہری کو کہتے ہین اور دوسرا طور جنانی قلب ہی اگر باطنی سو ...
... ہوا اسکے ضمن وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ
... ہوا ہی ورنہ وہ جا ایمان ہی اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِہِمُ الْاِیْمَانَ
... طور عالم نفسانی سے تعلق رکھتا ہی اور عالم نفسانی خطرات ماسوی اللہ
سے ... ہی اور پیدا کرنے والا اون خطرات کا نفس ہی تیسرا طور محبت ہی یہہ
بھی ظاہر و باطن رکھتا ہی ظاہر اوسکا محبت بہشت کی ہی اور باطن اوسکا
محبت باریتعالی کی ہی اور یہہ طور عالم قلب سے تعلق رکھتا ہی اور معرفت الٰہی کے
خطرے جو فکر و طلب سے آتی ہین اوسکو عالم قلبی کہتے ہین اور ظاہر کرنیوالا
اِن خطرون کا قلب ہی چوتھا طور محل مشاہدہ ذات و صفات کا ہی
یعنی جمال کیا جلال کیا اثار اور یہہ طور عالم روحانی سے تعلق رکھتا ہی اور عالم
روحانی اوسکو کہتے ہین کہ معرفت الٰہی بغیر کوشش اور فکر کے اوسپر تجلی
کرے کہ ظاہر اور باطن مین سوا حق اور صفت حق کے نپاوے اور محبوب کے
ہر تجلی مین ایک شوق زیادہ ہو اور اِن تجلیات کا حامل روح ہی پانچوان
طور عالم سر سے تعلق رکھتا ہی عالم سر اوسکو کہتے ہین کہ ہر تجلی مین تجلی
کرنیوالے کو دیکھے اور تجلیات اوسکی نظر مین نہ آئین اور اپنے کو بالکل فراموش
... نپاوے اس شکر کی لذت سے منصور حلاج نے اس رتبہ میں
... اپنے کو اسی فنا کے سبب کہتے ہین چھٹوان طور اسرار الٰہی

کی معرفت ہی کہ اس مرتبہ میں تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ پر [illegible]
یہ بعضے ظاہر ہوتا ہی یہہ طور عالم سے تعلق رکھتا ہی تو وہ ہی کہ صفات [illegible]
بالکلیہ صفات حق سے متصف ہوں اس مرتبہ میں عین الصفات [illegible]
اور وہ جو صفات حق سے متصف ہوا ہی گویا عین نور حق اور [illegible]
تجلی ذات کا مقام ہی کہ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ [illegible]
عالم ذات سے تعلق رکھتا ہی اور عالم ذات صفات کو کہتے ہیں جب سالک [illegible]
کو پہونچا اپنی حقیقت کو جو حقیقت انسانی ہی پہونچی ہو جیسا کہ حقیقت انسانی
وجوب اور امکان مساوی تھا ویسا ہی اس مرد کامل کو حق سے خلق اور خلق سے
حق حجاب نہوا اور ظاہر ہوا کہ حقیقت انسانی کی حقیقت محمدی ہی جو مرتبہ
ذات ہی اور ان اطوار کے عروج کا طریق اذکار میں ذکر کیا جائیگا اور قلب [illegible]
موافقت سے حضرات خمسہ کے پانچ وجہ رکھتا ہی کیونکہ یہہ قلب تمام تعینات کا جامع
اور حضرات کا خلاصہ ہی اور ہر حضرت میں ایک وجہ جدی رکھتا ہی ایک وجہ
ساتھہ عالم مثال کے رکھتا ہی کہ واسطے عالم مثال کے اعیان ثابتہ کے جو
اللہ کے علم میں ہیں مناسبت سے اوسکے موافق تھا ان اجسام کے فیض لیتا ہی
اور ایک وجہ عالم شہادت کے طرف رکھتا ہی اعتبار سے اوسمیں تصرف کرنے اور فیض
پہونچانے کے ساتھہ مناسبت جسم اور قالب کے اور ایک وجہ [illegible]
طرف رکھتا ہی کہ روح کے واسطے ساتھہ مناسبت اپنے اسم الٰہی [illegible]

اور حضرت الوہیت کے جانب رکھتا ہی کہ بواسطہ روح الوہیت کے

محیط ہی اور ایک وجہ ہے جو حضرت ذات کی طرف رکھتا ہی کہ ظہور و بطون اسکا

[illegible] حضرات ایک ہیں پس انسان کو ہر دو امر سے علوم

[illegible] اسکی ہی جامعیت اور [illegible] الیف تک کے اقتدا ہیے

انسان کامل کہتے ہیں کیونکہ نقطہ مقابل اسکے آئینہ رفیع الدرجات ہی بحکم المؤمن

مرآة المؤمن پس معلوم کرو اگر وہ روح قالب میں [illegible] ہی اور [illegible] وقت

مطلقہ ہی تو اسکو روح حیات کہتے ہیں کہ یہ روح قالب کے ہلاک کے

بعد ہلاک [illegible] قالب میں آمد و رفت رکھتی ہی جیسے سوتے وقت بدن سے

جدا ہوتی ہی تو اسکو روح مجرد کہتے ہیں کہ بعض اوقات [illegible] مناسبت سے

بین النوم و الیقظة کے رہتی ہی کہ [illegible] روح علوی اور سفلی کے

نفس اور [illegible] حق تعالی فرماتا ہی اللہ یتوفی الانفس حین موتہا

والتی لم تمت فی منامہا فیمسک التی قضی علیہا الموت

ویرسل الاخری الی اجل مسمی ان فی ذلک لآیات

لقوم یتفکرون لیکن ہر انسان کے روح کا مرتبہ بعد مرنے کے

موافق اور مناسبت کے ایک بات [illegible] قالب کے تعلق سے پیدا کی ہی

[illegible] رکھتا ہی اگر وہ روح بغیر تصرف کے بدن سے تعلق رکھتی ہی تو اسکو

روح [illegible] کہتے ہیں اور اگر وہ روح سوا ذات حق کے کسی [illegible]

تعلق ... ہی ہی تو اوسکو روح الروح اور سر کہتے ہین اور اس روح
اسی اعتبار سے کہ ظہور ذات ہی فقط تو کہتے ہین نہین جانتا ہون کہ یہ روح
... مرتبہ مین ہر صفت سے علیحدہ ظہور کرکے نام علیحدہ لیا ہی اور یہ
اسکے کچھ موجود نہین جیسا کہ حق تعالی نے کہا وَیَسْئَلُونَکَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ
الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّی جاننا کہ یہ روح نفس رحمانی ہی کہ باطن سے
ستنفس کے منتشر ہوتی ہی یہ نفس تعلق امر سے رکھتا ہی یہ تمام ایک امر ہی
مامور ہوا ہی جو کہ مامور ہوا ہی اوسکو روح النبی کہتے ہین کہ مخلوق اول ہے
قال اول ما خلق اللہ روحی ہی ورنہ امر کلام حق ہی اور کلام اللہ
تغیر ... اور صوت کے مخلوق ہی اور اعتبار سے حاصل ... کے
اوس مرتبہ کو نفس رحمانی بھی کہتے ہین اگر وہ نفس رحمانی خارج مین تھا
اوسکو امر کہتے ہین اور اگر استعداد بہ ظہور کی خارج مین مناسبت
اعیان ثابتہ کے بخشے تو اس اعتبار سے اوس نفس رحمانی کو فیض مقدس کہتے ہین
کیونکہ اسمائے کیانی کا ظہور ہی اگر اعیان ثابتہ مین استعدادین بخشے تو اس
اعتبار سے نفس رحمانی کو فیض اقدس کہتے ہین کیونکہ اسما مشروط کا ظہور ہے
اور اس اعتبار سے کہ جامع ہی تمام صفات اور اسمای الہی اور کیانی کا
اوسکو الوہیت کہتے ہین کہ ظہور انہا صفات کا ہی اور اگر قابلیات سے
صفات کی کا اعتبارات مین موصوف ہو تو اس اعتبار سے اوسکو وحدت کہتے ہین

اور بغیر لحاظ [illegible] تنزلات صفات کے [illegible] مستوی اور [illegible]
کہتے ہیں کہ ازلیت [illegible] ازلیت سے تو دیکھتا تو [illegible]
ظاہریت صفات اعتبار کریں تو [illegible] واحدیت [illegible] اور
آخر بے تعلق کہتے ہیں هو الاول والآخر والظاهر والباطن
هو بكل شيء عليم اور اگر اعتبارات مذکورہ [illegible] اعتبار رکھتا
ہو تو اسکو ذات [illegible] کہتے ہیں [illegible] ذات [illegible] تجلی [illegible]
سے موسوم کرتے ہیں جیسا کہ [illegible] اور [illegible] اور
[illegible] نام [illegible] روح [illegible]
سے ذات آدم کے [illegible]
خلق الله آدم على صورته [illegible] الرحمن
[illegible]
ظہور ذات [illegible] اور ذات قدیم ہی [illegible]
مرتبہ میں تجلیات کے [illegible]
ظہور کیا ہے وہ روح الارواح [illegible]
بغیر ملاحظہ صفات کے [illegible]
تفصیل ظہور [illegible]
ظل الوہیت [illegible] ظہور [illegible] سے

[illegible]

تفصیل ظہورات سے ظل روح الذاتی اور آئینہ الوہیت ہی اور اوس تفصیل کے
کہ تمام ظہورات کا منشا ہی ظل نفس کل اور آئینہ واحدیت ہی اور اوس عرش کے
یا سوا اسکے تجرد رکھتا ہی ظل عقل اول اور آئینہ احدیت ہی اور اعتبار تمام
اعتبارات کی اعتبار اسکے بغیر کہ ہی ایک کے ہے کے ظل روح الروح اور آئینہ
وحدت ہی اور بغیر اعتبار تمام کے صرف ذات تھا کہ تمام اعتبارات [illegible]
متنوع ہوکر بسبب [illegible] روح کے ہر جا ظہور کرکے لباس بدن پر جتنے قوی کے
جو اوسکے لئے ہیں جیسا کہ آنکھ مین بینائی اور کان مین شنوائی اور ناک سے سونگھنی
اور زبان بولنی اور [illegible] اور [illegible] حرکات و سکنات [illegible]
[illegible] بعد [illegible] ظہور کیا ہی پس معلوم ہوا کہ روح ایک ہی
ہی [illegible] جدا جدا نام لی ہی اور [illegible] اوس روح کے کچھ وجود بھی
[illegible] کیا ظل کیا اصل [illegible] کیا مظاہر خود ظاہر ہی اور خود مظہر فہم مین ہم
ایسا ہی [illegible] روح اور قالب کا ظہور [illegible] جامعیت کی قابلیت رکھتا ہی
[illegible] قالب [illegible] ظہور [illegible] رکھتے ہین اور [illegible] تمام اعتبارات کے
آئینہ [illegible] ہی لیکن وہ قلب ایک خاصیت رکھتا ہی کہ جو چیز اوس مین ظہور
کرتی ہی اوس [illegible] تعلق سے رنگ لیکر خود وہ عین چیز ہوتا ہی اور جیسا کہ پہلے چیز
تھا خود مین پاتا [illegible] سلوک [illegible] دل کا زنگ [illegible] تو چاہتا ہی کہ حق کو
[illegible] ہرگز نہین پائیگا جیسا کہ مرغ کا انڈا کہ حقیقت

اوسکی مرغ مین عین مرغ تھی انڈیکی صورت سے ظاہر ہوکر انڈیکا نام لیا ولو بالعرض
اگر انڈا چاہتا ہی کہ اپنے مین مرغ کو پاوے کیونکہ آپ اوسکا ظہور ہی اسی حالت مین
ہرگز نہین پائیگا سوا زردی اور سفیدی کے کچھہ نہ پاوے اگر اسی طرح پر چند
روز چند روز کے گندہ ہوجائیگا اگر انڈا چاہے کہ اپنے مین مرغ کو پاوے تو
اپنے کو اپنے مربی کے سپرد کرے پس وہ جس طرح سے چاہتا ہی پرورش کرے
اور اگر حرارت اوس مرغ کی انڈے مین تاثیر کرے اور انڈا صبر کرے جیسے اوسکی کہا ہی
تو اسوقت انڈا اپنے مین سوا مرغ کے کچھہ نہ دیکھیگا اور وہ اپنے اوس صورت
کی جو اعتباری تھا خودبخود دور ہوجائیگی پس اگر تو چاہتا ہی کہ تجھکو اپنے مین پاوے تو
اول چاہیے صفات ذمیمۂ بشری سے کہ از قسم حیوانی اور باقی اور عنصری ہی
تیرے مین ظاہر ہوتے ہین اونسے باز آوے اور دلکو ماسوی اللہ کے کدورت سے
صیقل دے اور ان برے صفتون سے باز آنا اپنی کوشش سے ممکن نہین مگر
صحبت مین پیر کامل کے کہ مربی ہی جیسا کہ اوس انڈیکو اپنے سے آپ توٹ کے
باہر آنا اور مرغ ہونا ممکن نہین مگر صحبت اور پرورش سے مرغ کی اور یہ حقیقت
پس تجھکو چاہیے کہ اپنے کو شیخ کامل کے حوالہ کرے اور جو کچھہ وہ فرماوے
بجا لاوے اور اپنے خودی کو سر اوسمین دخل دے اور پیر کامل کے روبرو بعد
توبہ کے بطریق مناسبہ مجاہدہ اور ذکر بشرائط تعد تفکر کرے اور مراقبہ مشاغلہ توجہ تام کے
ایسا مشغول رہے کہ خطرۂ غیر نہ آوے تو مشاہدہ حاصل ہو اور اگر خطرۂ غیر آوے تو

مشاہدہ سے [illegible] خطرہ کو دفع کرے اور پھر مشغول رہے تا کہ [illegible]
تزکیہ نفس [illegible] اور عجب و حب جاہ [illegible] حیوان [illegible] کہ طریق [illegible]
[illegible] حاصل [illegible] معلوم ہوگا کیونکہ طبیعتیں [illegible]
مختلف [illegible] شیخ کامل [illegible] کا [illegible] مریدین [illegible]
[illegible] الطرق الی اللہ بعدد انفاس الخلائق پس [illegible] چاہیے
[illegible] اور [illegible] سے [illegible]
[illegible] اور اپنے نفس [illegible] کرے اور [illegible]
[illegible] گناہ [illegible] طاعت [illegible]
[illegible] طریقت [illegible] حقیقت [illegible]
سے کیا دنیا کیا آخرت کیونکہ آخرت میں حظ نفس [illegible] اور [illegible]
[illegible] مشغول رہے اور [illegible]
[illegible] سے [illegible] اور [illegible] شریعت و طریقت و حقیقت
[illegible] دروازہ میں شریعت کے [illegible] گناہ صغیرہ اور کبیرہ اور [illegible]
[illegible] خطرات اور دروازہ میں حقیقت کے [illegible]
خطرات ما سوی اللہ کے [illegible] صبح و شام [illegible]
[illegible] دور کرے [illegible] اور [illegible] رکھے [illegible] کام میں
[illegible] خطرہ [illegible] نفس [illegible] اور [illegible] ریاضت محنت [illegible]

انما ہیں عنایت یعنی ذکر اللہ پر مداومت اختیار کرنی چاہئے کہ ہمیشہ بغیر انقطاع کے ذکر میں مشغول
رہو بلکہ ایسی کوشش کرے کہ کوئی دم اپنا سوا ذکر کے خالی نجائے اور ذکر اوسے
کہتے ہیں کہ یاد حق کے ساتھ تمام ما سوی اللہ سے بیزار ہے اور حضور دل
قرب حق حاصل کرے جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی
عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ اور یاد حق اس [illegible]
مشغول رہے کہ اپنے میں شعور نہ رہے اور بھی ذکر کے بارے میں کلام مجید فرقان
میں وارد ہے کہ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا اس
ذکر میں توجہ تمام اور فکر دوام نا گزیر ہے اور توجہ اوسکو کہتے ہیں کہ ما سوی حق
سے منہ پھیر کر مطلوب حقیقی کیطرف رجوع کرے اور رجوع کرنے کے لئے فکر
لازم ہے اور فکر اوسکو کہتے ہیں کہ بتصور عقل سے معشوق اصلی و محبوب حقیقی
اول مطلوب کو تصور کرے اور اسکے بعد تا مطلوب حاصل ہو [illegible] کرو [illegible]
مَنْ طَلَبَ شَیْئًا وَجَدَّ وَجَدَ یعنی جو کچھ فکر سے [illegible]
مراقب ہو اور مراقبہ اوسکو کہتے ہیں کہ نگاہ رکھے [illegible]
مطلوب حقیقی کے پس مراقبہ نام نگاہ رکھنا ہے [illegible]
مرید خاص وہی ہے کہ دائم الحال حضوریت ذکر کو نگاہ رکھے [illegible]
حضوریت میں ایسا ہو رہے کہ خود غائب ہو جاوے کیونکہ جو شخص اپنے
طرف حق کے حاضر ہوگا جبتک کہ اپنے سے جدا نہوگا حق سے [illegible] ہوگا

سالک کو چاہیے کہ اس مراقبہ کو ساتھ فکر و توجہ کے شب و روز کرے ساتھ وقت
اگر اس مراقبہ کو ساتھ فکر کے چند روز کرے تو زہد اور توکل تسلیم و عزلت قناعت
اور رضا و صبر بے قصد حاصل ہوتے ہیں اور زہد اوسکو کہتے ہیں کہ خواہش نفسانی سے
باہر آوے زہد عام وہ ہی کہ بعد حرام کے ترک کرنے کے شبہات میں سے اور صحبت
ناشایستہ اور طلب زیادتی سے کہ ضروری نہو پرہیز کرے سالک اوسکو
چاہیے کہ درجات آخرت سے بھی پرہیز کرے کیونکہ درجات آخرت بھی اسی
ہیں کہ الدنیا حرام علی اهل الاخرة والاخرة حرام علی
اهل الدنیا وهما حرامان علی اهل الله اور توکل اسکو کہتے ہیں کہ
اپنے تمام کام اپنے مالک کے سپرد کرے اور کسی سبب کو نظر میں نلاوے اور تسلیم
اوسکو کہتے ہیں کہ نفس کو اپنے تمام وجوہ سے حقتعالی کے سپرد کرے اور اسکے حکم
پر حق کے راضی رہے اور قناعت اوسکو کہتے ہیں کہ نفسانی خواہشوں سے
باہر آوے اور جو کچھ کہ حق سے روزی دنیا کی اوسپر خوش رہے اور عزلت اوسکو کہتے ہیں
کہ صحبت خلق سے باہر آوے بلکہ تمام حواس کو عزلت میں رکھے جیسا کہ دیکھنا غیر
اور سننا غیر کا اور بولنا غیر کا کہ تمام آفتیں جو آتی ہیں حواس کی راہ سے ہوکے حق سے
محجوب رہتے ہیں اور رضا اوسکو کہتے ہیں کہ اپنے رضا پر ٹکے رضا حق پر
رہے اور صبر اوسکو کہتے ہیں کہ اپنے نفس کو قید کر کے شریعت اور طریقت
اور حقیقت کے موافق طاعت کیطرف لاوے اور اپنے کو قید کرے

خیال نہ کرے لیکن اعمال کو بلکہ خطرۂ اعمال کو اپنے نظر مین نہ لاوے اور طلب
دو حکو الہامات و مکاشفات غیر پر ظاہر کرنے سے قید کرے اور صبر کرے
مشغول رہنے سے عجائبات معانی مین جو مکاشفات سے ظاہر ہوتے ہین
اور اگر وہ مراقبہ ساتھ فکر کے بعد آدھی رات کے کرے جان دل لیا ہی روشنائی
سے ایسا یقین حاصل آتا ہے کہ خواہشات نفس کے تمام عیوب سالک پر ظاہر
ہون اور معرفت حق نمود ہو اور جو چیز کہ نہین جانتا ہی اوس نے پا لیا ہی اور مکاشفہ
اوسکو کہتے ہین کہ انوار تجلیات مانند اجسام کے سالک کے دل پر وارد ہوتے ہین اور اگر
بغیر نسبت اجسام کے سالک کے دل پر ظاہر ہو لیکن وہ نور مخصوص ساتھ جہت کے ہوگا
یا ساتھ جہت کے مخصوص نہوگا اگر مخصوص ساتھ جہت کے ہو تو وہ مشاہدہ اور مشاہدہ ہی اور اسکو
مشاہدہ کہتے ہین اگر مخصوص ساتھ جہت کے نہو تو اوسکو معاینہ کہتے ہین کہ معاینہ بغیر
تجلیات کے مانند لوح جہت سالک کے دل پر وارد ہوتا ہی اور دل آئینہ تمام مراتب کا ہی
اور تعلق ما سوی اللہ اوسکا زنگ ہی اور مصقلا اوسکا ذکر یا دیا او توجہ ساتھ
مراقبہ کے اور ذکر کئی طور پر ہی اور مراد ذکر سے فکر کرنا ہی ساتھ حضور قلب کے
پس جو عمل کہ جو فعل کے اور ساتھ نیت مذکور سے حاصل ہوتا ہی وہ بھی ذکر ہی اور وہ
یا فکر مذکور ساتھ ثنا سے ذکر کے ہوگی یا ساتھ دعا کے کہ موافق آیات کلام اللہ
اور احادیث رسول اللہ کے ہو یا دوسری عبادات کہ اونکی معانی کے لحاظ سے
وہ یا تفکر حاصل ہوتی ہو تو وہ بھی ذکر ہی اور نیت مذکور نہین حاصل ہوتی ہی مگر

ضرورت قلب کا اور فراموشی سے غیر مذکور کے پس سالک کو چاہیئے کہ یاد حق
سبحانہ تعالیٰ میں ایسا مستغرق ہوکر اوسکے غیر کو بالکل فراموش کرے کیونکہ تحقیق
وجہ [illegible] نفی ماسوا کے بغیر ممکن نہیں ہی [illegible] کرے تمام [illegible] اسے ما
سوا فراموشی کے غیر مذکور کو [illegible] ہمیشہ [illegible] اور نہیں
آفت و فتور غیر کا رہ جاتا اور الفت و محبت سالک [illegible]
سالک کو چاہیئے کہ اپنی خودی کو بھی فراموش کرے کیونکہ خود [illegible] بیت غیر
کا ثبوت کرتے ہیں اور اپنے ذاکر کو اور تمام موجودات [illegible] وصال ازل
اعیان کے اعتبار سے معدوم تھے ویسا ہی اب بھی [illegible]
بالکل فراموش کرے جب سالک اس مرتبہ کو پہونچے [illegible]
سالک کے قلب پر انوار تجلیات وارد ہوتے ہیں کہ ان انوار [illegible] میں سالک
کے عقل و حواس گم ہو جاتے ہیں اور سالک اپنے کو اور اپنے ذکر کو فراموش کرتا ہی
اور ذاکر مذکور ہوتا ہی اور اوسکا ذکر حقیقی ذکر ہوتا ہی خاص حق کیلیے جیسا کہ
اپنے کلام میں اپنا ذکر آپ کرتا ہی شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ تکبیر
اکثر اولیاء اللہ مرید کو پہلے ذکر نفی و اثبات فرماتے ہیں کہ حدیث میں وارد ہی
أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور اس نفی و اثبات میں چار مرتبے فرماتے ہیں
کہ لا الٰہ الا اللہ ناسوتی ہی اور الا اللہ ذکر ملکوتی ہی اور اللہ ذکر جبروتی
ہی اور ھو ذکر لاہوتی ہی لیکن اس ذکر کے مراتب بطریق اجمال مجھ سے بیان کرتا ہوں

سنئے کہ تمام مراتب اسمین مندرج ہین کیونکہ یہہ ذکر تجوین کے مانند ہی ذکر قلقلہ
قالب سے تعلق رکھتا ہی اور ذکر یا فکر نفس سے متعلق ہی اور ذکر یا مراقبہ کہ
علاقہ رکھتا ہی اور ذکر یا مشاہدہ روح سے تعلق رکھتا ہی اور اسی ذکر کی لذت
سیر سے متعلق ہی یعنی سالک اس ذکر مین لا اِلٰہ کے نفی سے تمام موجودات کو
نظر سے اٹھاتا ہی اور اثبات اِلّا اللّٰہ کے اپنے تمام اعضا کو معمور رکھتا ہی
اور دل کے یقین جانتا ہی اور اپنے پر مشاہدہ کرتا ہی اور اس ذکر مین تمام مشغول ہی
کہ ذکر کی لذت سے اور نفی سے اثبات کیطرف الا اللہ کے اشارت سے [illegible]
اثبات ہو جاتے کہ ذکر لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ کے معنے شریعت مین یہہ ہین کہ نہین
معبود برحق مگر اللہ کہ تمام صفات کمال کا جامع ہی اور نقص زوال سے منزہ ہی
اور طریقت مین ذکر لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ کے معنے یہہ ہین کہ نہین ہی موجود موجودات
ممکنات کا مگر وجود واجب الوجود کیونکہ اہل طریقت اوس وجود کو وجود [illegible]
وجود سے قایم ہی وجود بالذات نہین جانتے ہین مگر اوس وجود [illegible]
ظہور دیکھتے ہین جو قایم رکھنے والا اوسکا ہی اور ذکر لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ کے معنے
حقیقت مین یہہ ہین کہ نہین ہی وجود ممکن اور واجب کو مگر اوس وجود کا وجود کہ
تعین اول ہی اور ذکر لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ کے معنے معرفت مین یہہ ہین کہ نہین ہی تعین اول
کا لا تعین جو ہر تعین مین متعین ہوا ہی پھر تھوڑا اس ذکر سے [illegible] کے مناسب [illegible]
مناسب ہے جو بیان ہو چکا اس نفی اور اثبات مین بھی [illegible] بیان کرتا ہون

کہ ہر مرتبہ میں نفی اور اثبات ہی ذکر لطیفہ قالب سے تعلق رکھتا ہی پس سالک کو چاہیے
کہ اس ذکر میں اتنی صحبت و مداومت رکھے کہ جو کچھ کہے ذکر کہے اور جو سنے ذکر سنے اور
جو دیکھے ذکر دیکھے اور بو سونگھے ذکر سونگھے اور چھونے سے سوا ذکر کے
کچھ نہ پاوے اگر سالک اس مرتبہ تک پہونچا تو عالم اجسام سے گذر کے مرتبہ نفس کو پہونچا ہو
اور خطرہ شیطانی اس ذکر کی صحبت سے ظہور نکرے کہ شیطان سے ہوا اور تماشے کے
گذر میں رکھتا ہی اور ذکر یا فکر نفس سے علاقہ رکھتا ہی اس مرتبہ میں ذکر لا الہ
الا اللہ میں باتہ فکر کے ایسا مشغول ہو کہ لا الہ جو نافیہ ہی نفی ہو جاوے سوا اثبات
الا اللہ کے کچھ نہ پاوے اگر سالک اس مرتبہ کو پہونچا تو مرتبہ نفس سے گذر کر مرتبہ
قلب کو پہونچا ہوا اور ذکر دل الا اللہ ہی اور الا اللہ کو دل کی حضوری سے تصور
کرے اور دلائل قدرت کو اور اپنے صفات کو عوض صفات حق کے ساتھ ربط
دیکر ذکر الا اللہ میں ایسا مشغول ہو کہ حرف استثنا الا بھی کہ الا اللہ میں ہی
لا ہو جاوے اور سوا اللہ کے کچھ نرہے اگر سالک اس مرتبہ کو پہونچا تو خطرہ قلبی
سے گذر کر مرتبہ دل کو طی کرکے مرتبہ روح کو پہونچا ہوا اور ذکر روح اسم ذات جو
اللہ ہی اور اللہ ذات جامع جمیع صفات ہی اور الف لام افعال اور اسما اور صفات
کیطرف اشارہ ہی اور ہ ذات کیطرف اشارہ ہی پس سالک کو چاہیے کہ ذکر اسم
اللہ میں ایسا مشغول ہو کہ الف لام بھی کہ اللہ میں ہی لا ہو جاوے اور سوا ہو
کے کچھ نرہے اگر ذاکر اس مرتبہ کو پہونچا تو خود ذاکر ہو جاوے اور مرتبہ روح سے گذر کے

ثمرہ پیری کی بیہودگی ہے پہر ذکر کرنیمین اچھا ہو کہ خود نکو بیہودہ فساد بنا اسکی عبارت
ہے اور اگر اسی مرتبہ سے ترقی یعنی لی مع اللہ وقت حضر کو پہونچا تو خود
ہمہ معلوم کرکے نور لیکر بیہودہ لیا رہے ہمیشہ ساتھ نبی ظاہر کرے اور کہے لا اله الا الله محمد
رسول الله پہر ذکر میں فکر ضروری کرے کیونکہ عقل جیسا حق تعالی نے فرمایا
وما يذكر الا اولو الالباب آپ فکر کو معلوم کرے وہ نفس سے نفس کے
ہے اور فکر ڈھونڈنا ہے علم کا تا طالب مطالب علوم کو معلوم کرے تو اول فکر
وہ ہے کہ اچھا ہوگا وہ دنیا فانی سے لذت کو بہشت جاودانی سے بدلہ تو سے
بدلے اور لذات دنیوی اخروی لذتوں سے بدل جاتے ہوگا مشاہدہ سے
پس ہونگو مد نظر رکھے اور احوال عقبی اشیاء پر تفکر کرے اور تحقیقات کرے
قبر کا عذاب اور اوسکا آرام اور عذاب دوزخ اور جنت بہشت کو تصور کرے
دنیا کو فانی سمجھ کر برے اعمال کو نیک عملوں سے مبدل کرے اگر رذائل نیکی سے
مبدل ہولیں تو تفکر حقیقت اور بہت آسان ہوگا پس سالک کو چاہئے کہ اپنے
افعال وصفاتکو حق کے افعال اور صفات سے بدل کرے کیونکہ یہ افعال جو ہیں
قالب سے ظاہر ہوتے ہیں سوا حرکت قلب کے حرکت نہیں رکھتے ہیں اور ایسا ہی قلب
سوائے توجہ روح کے حرکت میں نہیں آتا ہے اور توجہ روح ظہور اسماء الہیہ سے ہوا اور شان تجلی سے
ہے اعیان ثابتہ کے اور ظہور اعیان کا اسماء اور صفات سے اور اسماء وصفات کا ظہور ذات
پس معلوم کر کہ یہ افعال تیرے مین حق سے ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ لا تتحرك ذرة

الا باذن اللہ۔ بلکہ خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ جزو ایمان ہے سالک کو
چاہئے کہ اس عروج اور نزول میں اتنی مداومت کرے کہ خطرہ نظر نہ آئے اگر
خطرہ آیا تو اوس خطرہ میں بھی ساتھ فکر کے مشغول ہو کیونکہ تمام مراتب اوسمیں داخل
ہیں جتنے خطرہ جو دل میں ظہور کیا ہے غیب سے مادہ ظاہر ہو کر اسی وقت توجہ ایک
چیز کیطرف کرے مادہ چیز خیال وہم کے مناسب ہے دل میں صورت باندھے
وہ جو صورت بندھی ہے شغل ہے آپ کو چاہئے کہ اوس خطرہ میں تمام مرتبے
ساتھ فکر کے معلوم کرے اور وہ خطرہ جو شغل میں آیا ہے جسم ہے اور وہ جو دل
میں صورت بندھی ہے مثال ہے اور توجہ روح کا لازمہ ہے خطرہ کے ظہور یا تبدل کو
ہے جو عالم امر ہے آرام اور ارادہ ہے کہ اوسکو تجلی رحمانی اور نفس رحمانی کہتے ہیں
پس سالک کو چاہئے جو کچھ کہ اپنے قالب سے ظہور کرے یا دل میں صورت بندھے
اوسکو تجلی حق جانے اور اگر یہ فکر کمال کو پہونچی تو نزدیک ہے قلب سالک
ہو کہ اوس مرتبہ سے ایک طلب اور شوق زیادہ ہوتا ہے اور دلکو یقین حاصل
ہو آپ کو چاہئے جو کچھ کہ فکر سے پایا ہے اوس مراقبہ ہو اور مراقبہ اوسکو کہتے
ہیں کہ نگاہ رکھے شہود حق کو ساتھ حضورت قلب کے ظاہر و باطن میں نسبت
اوسکی ہوتا کہ حقیقت ترہے اور تفرقہ اوسمیں راہ نہ پاوے اور حدیث کہ
توجیہہ پر دلالت کرتی ہو اوس مراقبہ ہو طریق مراقبہ کا یہ ہے کہ ہر ایک نوع الوہیت
کا فکر اور قلب کو تمام خطرات ماسوی اللہ سے نگاہ رکھ کے حقیقی الٰہی تعالیٰ کو

کہ حضورت پیر حاضر رکھے لیکن اس مراقبے میں فرمان اور رخصت شیخ کی لازم
ہے اور شرطیں مراقبے کی خلق سے تنہائی لینا اور دنیوی چیزوں سے التفات نہ کرنا
اور غیر کا تعلق دل سے دور کرنا اور ہمیشہ بیدار رہنا اور پیٹ خالی رکھنا اور اکل حلال
بقدر احتیاج اور صدق مقال ضرورت کے موافق اور پاکی بدن و مکان اور اپنی
ذلت اختیار کرنا کیونکہ اہل دنیا کا اختلاط موت سے غافل کرتا ہے اور باز رکھتا
ہے یاد حق سے بلکہ مرید کو چاہئے کہ اہل دنیا کی صحبت سے دور ہو کر پیر کی
ملازمت میں مشغول رہے تاکہ یاد حق غالب ہو اور برکت سے پیر کے رحمت اور
ہدایت پاوے اگرچہ حاضر رہے تصور پیر کے صورت کا ولیکن اگر گوشہ نشینی اختیار
کرے تو ہر آن وہی دنیوی اور خطرہ ماسوی اللہ کو جو دل میں آوے مشاہدہ پیر کے
اور مدد سے ہمت کے دفع کرے کیونکہ آرزوی دنیا وعدہ شیاطین ہے جو منع دین
سے وہم لے ہے اور یہ وسوسہ شیطانی ذکر سے حق اور موت کے غافل کرتا ہے
اور تعلق ماسوی اللہ کا شرک ہے صوفیہ حق سے دور کرتا ہے اور طالب کو چاہئے
کہ ہمیشہ بھوکا رہے مگر اکل حلال احتیاج کے موافق کیونکہ سیری شکم کی شہوت
اور سرکشی کو زیادہ کرتی ہے اور عقل کو سلب کرتی ہے اور راہ الہام کو بند کرتی ہے اور
کشادہ کرتی ہے وسوسہ شیطانی کو اور غالب کرتی ہے خواب کو اور عبادت میں
سستی پیدا کرتی ہے اور غلبہ حواس کو خراب کرتا ہے اور فراموشی کو ظاہر
کرتی ہے اور صفت انسانی کو صفت حیوانی بخشتی ہے اور بھوک سے روشنائی

بند ہوتی ہے اور دل ایسا صاف ہوجاتا ہے کہ شیطان اسکے گرد نہیں پھرتا اور جو اسمین

وارد ہوتی ہے پس مراقبے کیلیے یہ شعر ہے جب ہم نے سکر دہی کہ حق

تعالی و تقدس نے داؤد علیہ السلام کی طرف تجیعوا بطونکم

واعطشوا اکبادکم واعروا اجسادکم ترونی بقلبکم

عیانا بحضور القلب یعنے بھوکے رکھو پیٹونکو تمہارا اپنا سے رکھو

جگرون کو تمہارے اور ننگے رکھو بدنونکو تمہارے تا دیکھیں تم مجھکو

تمہارے آنکھوں ظاہر حضوریت قلب سے اگر سالک سلوک شیخ پاس مراقبہ کے

پیرسے رخصت لیکر مداومت کرے تو تمام مراتب اوپر منکشف ہون یعنی

سالک کو چاہیے کہ مراقبہ مین اپنی ہستی اور صفات اور افعال کو حق کی

ہستی اور صفات اور افعال جانے تا قرب نوافل اور قرب فرائض اوسپر

منکشف ہو اور قرب نوافل اوسکو کہتے ہین کہ اپنے سے حق کے طرف جاے

یعنے اپنی ہستی اور صفات و افعال بلکہ ہستی اور صفات اور افعال کو نابود ہوا

کے ہستی اور صفات و افعال حق دیکھے جیسا کہ دیکھنا اپنے افعال کا افعال حق

مین اور پہچاننا خطرہ کا تفرقہ مین بیان کر چکے ہین جب سالک اس مرتبہ کو

پہونچا تو ابتدا اس مرتبہ کی نہایت ہے اوسکو سالک مجذوب کہتے ہین جیسا

مَارَأَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَأَیْتُ اللّٰهَ بَعْدَہٗ اور قرب فرائض اوسکو

کہتے ہین کہ حق سے اپنی طرف آوے یعنے جو صفت اور فعل کہ سالک سے ظاہر

[illegible] نہیں جانے کہ یہ افعال اور صفات حق کے ہیں
اپنے جانے اور جو ہر وا رنگ کا ہوتے ہیں جیسا کہ جو آواز کان میں آسے
اس کو صفت کلام اسکے کو سمیع جانے کیونکہ یہ صورت قید میں ہوتی ہے اور بے کان
قید میں کہاں سکے ظہور کیا ہی اور دینے والے کو معطی سمجھے اور لینے والے کو
قابض یعنی صفات اوسکی جو کہ ہر شی میں نہ دیکھے جیسا کہ ما۔ اَلَّا یَرْتُ شَیْئًا
اِلَّا وَرَأَیْتُ اللّٰہَ قَبْلَہٗ بعد کمالیت اس مرتبہ کے سالک کو مجذوب سالک
کہتے ہیں یعنی غرق تفکر اور مراقبہ میں سننے اور دیکھنے کا ہی تفکر میں جیسا مراقبہ
میں دیکھنا سننا اور جو دیکھنا اور جو لیس آئیں مراقبہ میں نور حقتعالی کی عظمت تو
کبریائی کا سالک کے دل پر ایسا غالب ہوتا ہی کہ غلبہ سے اوس نور کے بیہوشی ہوجاتی
جب پھر ہوش میں آتے اپنے میں نظر کرے اس نفس کو اپنے حقیر اور عاجز جانے اور
طلب سالک کی مطلوب کیطرف زیادہ ہو بعدہ سالک کے دل پر نور جمال تجلی کرے
اور اس نور کے غلبہ سے سالک کے تمام محسوسات ظاہری باطنی اوس نور کے تابع ہوں
یعنی سالک اوس نور کو دیدہ ظاہری سے مشاہدہ کرے کیونکہ دیدہ ظاہر پر دیدہ باطن
غلبہ کیا ہی اور جب نور اوس تجلی کا پانی جیسا وارد ہو سالک کا قلب اوس تجلی
سے قرار پکڑے اور یہ ابتدا ہے مراقبہ ہوتا سالک کو چاہیے کہ اپنے نفس کو بھی نظر
میں نہ آنے دے اور حقتعالی کو اپنے پر حاضر و ناظر رکھے اور جب حقتعالی کو اپنے حال کا
حاضر و ناظر دیکھا اور جو دیکھا وہ اوس سالک کا حق کے حضور اور پایا اوسکے موافق ہو جاتی ہے اور

دوسرا مراقبہ یہ ہے کہ اسکو مراقبہ شہودی کہتے ہین اور یہ نہایت عمدہ مراقبہ ہے اور طریقہ اس کا یہ
ہی کہ سالک اپنے کو اور تمام موجودات کو نیست جانے اور سوا وجود حق کے کچھ
ملاحظہ نہ کرے پس بموافق ہر مرتبہ کے مراقبہ سے سالک پر ایک حالت منکشف ہوتی ہے
اسکو مکاشفہ کہتے ہین ابتداے مراقبہ مین سالک کا علم ایسا منکشف ہو کہ ہستی حق کی
تمام اشیا مین پاکر حقتعالی کیطرف میل کرے اس مکاشفہ کو مکاشفہ علمی کہتے ہین اور
اعتبار سے مراقبہ شہودی کے تجلی شہودی سالک کے دل پر وارد ہوتی ہی کہ اوس
حال مین سالک اوس تجلی کے نور کو مانند اجسام کے دیکھتا ہی اور اوس نور کو حق
جانتا ہی جیسا کہ موسی علیہ السلام نے نور کو مانند آتش کے دیکھا اور آواز انی انا
اللہ لا الہ الا انا سنا اور اوس آواز کو تصدیق کرکے حق پایا اگرچہ حق
منزہ ہی صوت و صورت سے لیکن سالک کو اسکو حقکو دیکھنا اور جاننا درست ہے
کہ اوس حال مین وہ نور مناسبت سے خیال سالک کے ظہور کیا ہی اور سالک اوس
تجلی کے نور کو حق جانتا ہی اور یہ حال سالک پر کبھی رہتا ہی کبھی نہین رہتا ہی اور یہ
مراقبہ مین پہلا مرتبہ مکاشفہ کا ہی اور اگر یہ حال سالک پر ہمیشہ رہے اور سالک
تمام اشیا کو حق دیکھے یہ دوسرا مرتبہ مکاشفہ کا ہی لیکن جب سالک اپنے حال کو
ظاہر کرے تو اوس حال سے باز رہے معاذاللہ منہ دیگر موافق مراقبہ وجودی
(پناہ اللہ کی اوس سے)
کے تجلی وجودی سالک پر وارد ہوتی ہی کہ اوس تجلی مین اجسام سالک کی نظر سے
بالکل نہین رہتے اور سالک اوس نور کو بے شبہ اور بے مثال دیکھتا ہی اور ہستی حق

یعنی میں اللہ ہون نہیں کوئی معبود مگر میں ۱۲

تجلی شانی ہی سے انتہا مکاشفہ کی اور ابتدا مشاہدہ کی ہی کہ اس مرتبہ میں سالک تجلی
ہستی حق سبحانہ کو بھی نہیں دیکھتا ہی اور مشاہدہ اوسکو کہتے ہیں کہ نظر میں سالک کے
کسی چیز کا حجاب نہ رہے اور سالک حقکو بغیر حجاب اشیا کے دیکھے لیکن جب تجلی
[illegible] کے مشاہدہ کرتے کہ وہ اسما و صفات کی جہت ہے تو پس کبھی تجلی وجودی
ساتھ اعتبار صفات مشروطی کے دیکھے یا ساتھ اعتبار صفات سلبی کے یا ساتھ
اعتبار جامعیت دونوں کے مشاہدہ کرے اگر تجلی وجودی ساتھ اعتبار صفات
مشروطی کے وارد ہو تو سالک حقکو ساتھ صفات مشروطی کے مشاہدہ کرے اور
کبھی اس مرتبہ میں شرود اعتبارات سالک کو نظر آتے ہیں یہ مشاہدہ کی ابتدا ہی اور
مداومت اس تجلی کے سالک عین جمع میں قرار لے اور اگر تجلی وجودی ساتھ
اعتبار صفات سلبی کے سالک کے دل پر وارد ہو تو سالک ذات حقکو منزہ تمام
تعدد اور کثرتوں سے مشاہدہ کرے اور اعتبارات تقییدات کے نظر سے سالک کے
دور ہوں اور رسوم خلقیت کے زایل ہوں اس مرتبہ میں سالک اپنے شہود کو کسی طرح
بیان نہیں کر سکتا ہی کیونکہ سالک بعد فنا ہونے اوصاف خلقیت کے صفات تعدد کثرت
متصف ہوکر حقکو تعدد صفات اور کثرت تعینات سے منزہ مشاہدہ کرتا ہی اور اگر
تجلی وجودی ساتھ اعتبار جامعیت کے وارد ہو سالک اپنے سے گذر کر حضرت
جمع میں مستغرق ہوتا ہی اور اپنے کو کسی طور نہیں دیکھتا ہی اور اوس حال میں
مشاہدہ صفات حق سے کرتا ہی اور ذات سالک کی جس طرح [illegible]

ویسی ہی ہوتی ہے اور سوا ہستی حق کے اوسمین کچھ نہین رہتا یعنی سالک ویسا ہی ہوتا
ہے جیسا کہ ازل مین تھا اور حضرت شیخ نے ہستی الآن کما کان اور
[illegible]
انتہا مشاہدہ کی اور ابتدا معاینہ کی ہے اور معاینہ اوسکو کہتے ہین کہ روح کی آنکھ
سے جو نور ذاتی سے کھلی ہے اور دوئی درمیان حقکو یون دیکھے کہ اوسمین کچھ حجاب نہ رہے
جیسا کہ [illegible] شاہد ہے کہ سالک حقکو ذاتی حق سے معاینہ
[illegible]
کرے اور خود ہستی بھی [illegible] ذاتی اور محبت اصلی [illegible] غلبہ کرے
سالک اپنے نور ذاتی کی حیثیت سے لذت ذاتی حق کیطرف رجوع کرے اور وہ
بھی بحکم یحبہم ویحبونہ اپنی طرف کھینچتا ہے اور سالک اوس نور مین
[illegible]
فنا ہوتا ہے اور فنا چند مراتب ہین ہر مرتبہ مین اوسی مرتبہ کے صفات اشغال
اور حدود کی فنا ہے جیسا کہ مرتبہ جسم مین فنا صفات ذمیمہ کی جو صفات نفس مین
صفات حمیدہ بن جاوین اور شریعت مین اور مرتبہ نفس مین فنا خواہش نفسانی کی یعنی
صفات نفس لوامہ مین [illegible] احکام شریعت کے مستقیم ہو اور راہ
الہام کی کھلے اور مرتبہ دل مین فنا افعال اور آثار خلقی کی [illegible] افعال حق تعالیٰ
تا بہ حقیقت مخلوق مین اثر اور فضل حقکا دیکھے اور اطمینان قلب حاصل ہو اور مرتبہ
روح مین فنا کثرت کی وحدت مین ہے یہانتک کہ شہود مین نہ دیکھے سوا حق کے غیر
یہ مرتبہ مشاہدہ کا ہے اور جب سالک مرتبہ سر کو پہنچے جو مرتبہ معاینہ کا ہے اپنی آنکھ
سے حقکی ذات مین فنا ہو اور فنا الفنا اوسکو کہتے ہین کہ سالک فنا کو اپنے [illegible]

ہے لیکن جب یافت فنائیت کی بھی نہو اور شعور فنا کا بالکل نہ ہے اسکو فناء الفنا
کہتے ہیں اس مرتبہ میں فنا ساتھ ایک کی شہود پر سالک کے غالب ہو اور باقی نہ ہے
سالک کو تعلق نہ عین حق نہ حقیقت پس جبکہ حقتعالی چاہے کہ سالک کو اسکے بعد
باقی کرے تو اپنے نور ذاتی سے باقی کرے اور بقا اسکو کہتے ہیں کہ قیام
حقسبحانہ تعالی کا تمام اشیا پر دیکھا ہو یعنی ہستی کو حق کے ہر شئی پر تمام احوال
و اوقات میں دیکھے اور رویت حق سے کوئی شئی حجاب نہو اور رویت اشیا
سے رویت حق بھی حجاب نہو لیکن اشیا کو معدوم محض اسکو وجہ ظہور حق کے
جانے بعد حفظ مراتب تلوین پس مقام اہل تمکین ہے اور تلوین اسکو کہتے ہیں کہ ہر تجلی
ظہور سے ہر صفت کے رنگ اوس صفت کا لیتا رہے اور وہ صفت اوس حال میں
سالک پر غلبہ کرے اس مرتبہ میں سالک حال کا تابع ہے اسی ذکر کل یوم ھو فی
شان یہی حال مراد ہے اور تمکین سالک کا قرار لینا ہے اپنے اتصاف میں ساتھ ہمہ
اوصاف کے اور شہود میں ذات کے فنت سے اس مقام میں سالک صاحب اختیار ہو
جس صفت کو چاہے متصف ہو اور اس صفت کا اظہار کرے اور جو کچھ نہ چاہے
ظاہر نہ کرے اس مرتبہ میں حال سالک کا تابع ہو پس سالک صفات حق سے متصف
اخلاق محمد سے متخلق ہو اور ان مراتب کو اجمالاً سمجھے ان سب میں
تفصیل سلوک کرنیکے وقت خوب روشن ہوگا لیکن اس فقیر کے پاس حجابات نزدیک
[illegible] شیخ کا مشاہدہ ہے کیونکہ معاینہ اور مشاہدہ اور مکاشفہ حاصل

ہوتا ہے مگر مراقبہ سے اور مراقبہ کو ذکر و فکر ضروری ہے تاکہ الفت پیدا ہو ساتھ ذکر و مراقبہ
الفت سوا مافت مذکور کے حاصل نہیں ہوتی ہے اور سالک سے طبائع بشری کے ضعف بھی
نہیں پاتا ہے مگر ایسے حواس ظاہری اور باطنی جیسے حواس ظاہری نہیں پاتا ہے مگر عجائب
کو اور جو ادراک عقلی نہیں پا جاتا ہے مگر مثال و مثال اور مطلوب تعلیل نہیں ہے میں سکر
الفت پیدا ممکن نہیں مگر باعتقاد تمام پیر کامل کی کثرت صحبت سے بتدریج پاتا ہے کہ
موافق اور شغل مراقبہ کے تشد مشاہدہ و معاینہ کے ظاہر ہوتا ہے بیخودی حاصل
ہو کے فنائیت حاصل آوے اور پیر کی ظلیت سے آئینہ ذات و صفات پیر کا ظاہر اور
مشہور ہو جاتی ہے الوہیت کے اور باطن اس کا نور ہویت سے کیونکہ پیر طریق میں مثل
پس مرید کو ساتھ اپنی شیخ کے الفت پیدا کرنی چاہئے کہ مرید اپنی حواس ظاہری
کو پیر کے ظاہر میں ایسا مشغول کرے کہ آنکھ میں بجز پیر کی صورت اور کان میں پیر کی
آواز کے کچھ نہ رہے اور زبان پیر کی یاد کے سوا نہ کرے بلکہ پیر ہی ہو پیر کی
یاد میں ہو اور پیر کے خیال کے سوا دوسرا خیال نہ رکھے اور اپنے دل کو مقابل
پیر کے دل کے رکھکر پیر کے دل میں معنا مشاہدہ کرے جب مقابلہ کمال کو
پہونچے وہ نور الوہیت و نور ہویت جو پیر کے دل میں چمکتا ہے البتہ مرید کے دل پر ہو آوے
جیسا آئینہ کہ آفتاب کے مقابل ہے اور نور آفتاب کا جذب کرے پس جو کہ آئینہ کے
مقابل آوے آئینہ اس پر پرتو ڈالے اور اسکو بھی منور کرے یہ نور آفتاب کا
ہے مگر نور آئینہ اور جب مرید پیر کے پرتو سے منور ہو تو وہ نور مرید کا ساتھ

جا مرید کو عالم جلا دیتا ہی اور یہ مرتبا وجو اس مرتبے کے جامین سواے اوس نور کے
نہین دیکھتا ہی اور اوس نور سے نور کو دیکھے الغرض یہ گمان نکر کہ پیر کی یاد خدا ور رسول
کی یاد سے جدا ہی پیر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبد حق اور رسول حق تھے اور پیر
متابعت اوس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کمالیت کو پہونچا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ظل وحدت ذات تھے اور پیر زمانہ مین بر ظل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہی پس پیر کی یاد رسول اللہ کی یاد ہی اور یاد رسول عین یاد حق ہی چنانچہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز معاذ رضی اللہ عنہ سے پوچھا ای معاذ تمام
شب تو کیا کرتا ہی معاذ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک حصہ شب کا آپ پر درود
پڑھتا ہون اور تین حصہ شب خدا تعالی کی یاد کرتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا کہ ای معاذ اگر ہوسکتا ہی تو درود زیادہ کر بعد چند روز کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ سے پھر وہی استفسار فرمایا معاذ عرض پیرا
ہوئے یا رسول اللہ آدھی شب آپ پر درود کہتا ہون اور آدھی شب یاد حق
کرتا ہون بعد رسول علیہ السلام نے کہا ای معاذ اگر ہوسکتا ہی تو درود زیادہ کر پھر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد چند روز کے وہی سوال کیا معاذ نے کہا
یا رسول اللہ تین حصہ شب آپ پر درود بھیجتا ہون اور ایک حصہ شب
خدا تعالی کی یاد کرتا ہون پس رسول علیہ السلام نے فرمایا یا مُعَاذُ اَصَبْتَ
فَالْزَمْ یعنی پہونچا تو ثواب کو پس لازم کر سے تو مداومت کو اور دوسری

کہ حدیث من رآنی فقد رأی الحق [illegible]

کے مشاہدہ کے فائدے معلوم کر کہ مشاہدہ سے چشم ظاہری [illegible]

خطرات جو مانند حجاب کے ہیں مرید کی نظر سے دور ہوتے ہیں اور مشاہدہ سے

دل کے برے افعال نیک اخلاق سے خود بخود بدل جاتے ہیں اور اس عمل سے مرید کے

تمام افعال و صفات پیر کے افعال و صفات ہوتے ہیں اور اگر پیر کو اپنے پیر

مشاہدہ کرے کہ اپنا ظاہر پیر کا ظاہر کرو اور اپنا باطن پیر کا باطن جو تو اس مشاہدہ

کی کثرت سے تمامی ماسوی اللہ اوسکے نظر سے دور ہو خود بخود فنا [illegible]

اور وہ جو پیر ہیں ان کو ان لذت سے اور پیر کے ان مشاہدہ کی لذت سلوک کی [illegible]

معلوم ہو گی لیکن مرید کو چاہیے پیر کے ان مشاہدہ میں پیر کی اتباع اچھی طرح

اِنَّ الَّذِینَ یُبَایِعُونَكَ إِنَّمَا یُبَایِعُونَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَیْدِیهِمْ

صحبت پیر کامل سے دل مرید کا ایسی روشنی پاتا کہ انوار تجلیات الٰہی کے جلوہ [illegible]

| بالخیر ۱۳۲۸ | کہ تمام مراتب اس حالت میں مکاشفہ ہوتے ہیں | تمت |
|---|---|---|

معلوم ہو کہ حق تصنیف کتاب مطبع ہذا کے نام رجسٹری کیا گیا ہے اور داخل [illegible]

ہو گئی ہے کوئی صاحب بغیر اجازت مطبع قصد طبع کا نہ فرماویں جن صاحب کو نسخے مطلوب ہوں

مطبع غوثیہ واقع کوچہ اکبر شاہ محلہ جامع مسجد [illegible] بہاء الدین صاحب تاجر کتب [illegible]

محمد نظام الدین صاحب [illegible]

| [illegible] | المشتہر و مہتمم مطبع غوثیہ شاہ محی الدین [illegible] | الراقم المستہتم |
|---|---|---|